عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت 7 روپے

جلد: ۲۷ | ۹ تا ۱۶/ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/مارچ ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۱۱

توہین آمیز خاکے اور ہماری ذمہ داری

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

حق وراثت

عرفان عباسی، کراچی

س:...... وراثت کے حوالے سے ایک مسئلہ کا حل درکار ہے، جب میرے والد مرحوم کا انتقال ہوا تو میں اور میری سگی بہن کے علاوہ میری سوتیلی والدہ اور ان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں حیات تھیں، ابھی حال ہی میں جبکہ والد مرحوم کی ایک جائیداد فروخت کی گئی ہے تو میں اور میری مرحومہ سگی بہن کے شوہر دو بیٹے اور ایک بیٹی اور میری مرحومہ سوتیلی والدہ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں حیات ہیں، ارشاد فرمائیں کہ جائیداد کی رقم کی تقسیم کس حساب سے ہوگی؟ امید ہے کہ مشکور فرمائیں گے۔

ج:...... آپ کے والد ماجد کی کل جائیداد میں سے آٹھواں حصہ آپ کی سوتیلی والدہ اور مرحوم کی بیوہ کو ملے گا اور باقی میں سے ہر بیٹے کو دوہرا اور بیٹی کو اکہرا حصہ ملے گا، گویا والد کی جائیداد کے ۸۰ حصے ہوں گے، تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہوگا:

۸۰ حصے

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴
بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۷	۷	۷	۷

گواہوں کے بغیر نکاح

ایکس، وائی، زیڈ، کراچی

س:...... ایک شخص نے بغیر گواہ اور وکیل کے نکاح کرلیا، انہوں نے قرآن اور اللہ کو سامنے رکھ کر یہ نکاح کیا، جبکہ ان کا کہنا ہے کہ نکاح کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی گواہ یا وکیل ہو اور اللہ اور قرآن ہی سب سے بڑا گواہ اور وکیل ہے، سوال یہ ہے کہ کیا یہ نکاح درست ہے؟

ج:...... اگر زوجین یعنی میاں بیوی مجلس نکاح میں موجود ہوں تو وکیل کی ضرورت تو نہیں البتہ نکاح کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہ ہونا نکاح کے لئے شرط ہے۔ اگر کسی نے گواہوں کے بغیر نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا، قرآن کو گواہ بنانا ناجائز اور حرام ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا نکاح ہوگیا ہے وہ زناکاری کے مرتکب ہوں گے۔

رسم ورواج کی جکڑ بندیاں

علی احمد، بلوچستان

س:...... میں سرکاری ملازمت کرتا ہوں لیکن اب تک میری شادی نہیں ہوئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے جہیز سے نفرت ہے جبکہ ہمارے علاقے میں لڑکے والے جہیز دیتے ہیں، جو تقریباً ایک لاکھ تک ہوتا ہے، جبکہ میری مالی حالت درست نہیں ہے، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... شریعت نے نکاح کو آسان بنایا تھا اور زنا کو مشکل، مگر افسوس کہ اب لوگوں نے رسم ورواج کی جکڑ بندیوں میں اپنے آپ کو جکڑ کر نکاح کو مشکل بنادیا ہے۔ آپ کسی دوسری برادری میں نکاح کرلیں اور مناسب حق مہر کا انتظام کرلیں اور اپنی پاکیزہ زندگی گزاریں، دیکھا جائے تو موجودہ دور میں اکثر و بیشتر بے راہ رویوں اور زناکاریوں کا سبب یہی رسم ورواج ہے، کیونکہ جب کسی کے پاس اتنی رقم نہ ہوگی تو وہ نکاح کے بجائے غلط کاری کی راہ اختیار کرے گا۔

تلاوت قرآن کا ایصال ثواب

سید ارشاد حسین، کراچی

س:...... کیا فوت شدہ لوگوں کے بخشنے کے لئے تلاوت قرآن کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بھجوانے کے لئے تلاوت کرنا کیسا ہے؟

ج:...... جی ہاں مرحومین کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب بخشا اور ہدیہ کیا جاسکتا ہے۔

ہفت روزہ
ختم نبوت
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی | صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سیّد محمد سلیمان بنوری | مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
عبداللطیف طاہر | مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۹تا۱۶/ربیع اول۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶تا۲۲/مارچ۲۰۰۸ء شمارہ:۱۱

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں!

توہین آمیز خاکے اور ہماری ذمہ داری	۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
درس حدیث	۲	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
سیرت نبوی میں رحمت کی جھلکیاں	۸	ڈاکٹر خلیل الدین شجاع الدین
کیا حجاب صرف ازواج نبی کیلئے تھا؟	۱۱	مولانا سعید احمد جلال پوری
سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ	۱۳	مفتی مزمل حسین کاپڑیا
ملفوظات حضرت نفیس شاہ	۱۸	مفتی خلیق احمد اخون
قومی اخبارات کی خبروں کی سرخیاں	۲۰	محمد فیصل عرفان
تبصرۂ کتب	۲۳	مولانا محمد اعجاز
نعت شریف	۲۵	پروفیسر اقبال عظیم

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک
فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

توہین آمیز خاکے
اور
ہماری ذمہ داری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

ڈنمارک، ناروے، فرانس، اٹلی، جرمنی، برطانیہ، ہالینڈ، یورپ اور مغرب کے بے باپ اور حرامی النسل یہود و نصاریٰ نے صرف دو سال کے وقفہ سے دوبارہ توہین آمیز خاکے شائع کر کے ایک بار پھر ڈیڑھ ارب مسلمانوں اور ۵۷ اسلامی ممالک کے مسلمانوں کی دینی، ملی، مذہبی غیرت کو للکارا ہے۔ ان موذیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر نہیں، مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ پر حملہ، ان کی دینی غیرت، ملی حمیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے دعوؤں کو چیلنج کیا ہے۔

بلاشبہ ایک سچے مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ، اس کا رسول... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم... اور جہاد فی سبیل اللہ، اس کی جان، مال، آل، اولاد خاندان، برادری اور تمام تعلقات سے بڑھ کر ہے، اور جو نام نہاد مسلمان ان چیزوں کو اللہ، رسول اور جہاد فی سبیل اللہ پر ترجیح دیتا ہے، وہ عذاب الٰہی کا مستحق ہے۔

ایک مسلمان کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہئے؟ قرآن کریم اس کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتا ہے:

”قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارة تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللّٰہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یأتی اللّٰہ بامرہ، واللّٰہ لایھدی القوم الفسقین۔“ (التوبہ:۲۴)

ترجمہ:...... ”تو کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری... تجارت... جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں، اللہ سے اور اس کے رسول سے اور لڑنے سے اس کی راہ میں، تو انتظار کرو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ رستہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔“

گویا جو مسلمان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں سے صرف اس ڈر سے صلح کر لیتے ہیں کہ کہیں ان سے بگاڑنے پر ان کی جان، مال، تجارت، باپ، بیٹے، بھائی اور بیوی، بچوں کو نقصان نہ ہو یا ان کا عالمی برادری میں سوشل بائیکاٹ نہ کر دیا جائے یا ان کی تجارتی ساکھ متاثر نہ ہو اور ان کے گھربار اور ملک و وطن پر کوئی آنچ نہ آئے تو انہیں اللہ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہئے، نہ صرف یہ بلکہ وہ فاسق و بدکار بھی ہیں اور ایسے بدباطن ہدایت الٰہی کے مستحق نہیں یعنی گمراہ ہیں۔ اس لئے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی اس قابل نہیں کہ ان سے کسی قسم کے تعلقات جوڑے جائیں یا ان سے کسی قسم کے تجارتی لین دین یا معاہدے کئے جائیں، بلکہ ان کا گھناؤنا جرم اس قابل ہے کہ جہاں پائے جائیں ان کو پکڑ کر قتل کر دیا جائے، چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

”ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا، سنة اللّٰہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنة اللّٰہ تبدیلاً۔“ (الاحزاب:۶۱،۶۲)

ترجمہ:...... ''وہ... ہر طرف سے... پھٹکارے ہوئے ہیں، جہاں ملیں، پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جاوے گی، اللہ تعالیٰ نے ان... مفسد... لوگوں میں بھی اپنا یہی دستور رکھا ہے جو پہلے گزرے ہیں اور آپ خدا کے دستور میں کسی شخص کی طرف سے ردوبدل نہ پاویں گے۔''

بلاشبہ ایسا ملعون و بدباطن، جو شانِ رسالت مآب میں بھونکتا ہے، وہ اس قابل ہے کہ اس کی زبان گدی سے کھینچ لی جائے بلکہ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ایسی بھونکنے والی زبان کو انجام تک پہنچا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اپنی حیات مقدسہ میں شان رسالت کے خلاف بھونکنے والے یہودی کعب بن اشرف اور یمن کے جھوٹے مدعی نبوت ملعون اسود عنسی کے بارہ میں قتل کا فیصلہ، اس کی زندہ مثال ہے، اسی طرح مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرامؓ کا عمل امت کی راہ نمائی کے لئے چراغ راہ ہے۔ ٹھیک اسی طرح علامہ شامیؒ کا فیصلہ بھی ایک مسلمان کے جذبات کا آئینہ دار ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں:

''نفس المؤمن لا تشفی من هذا الساب اللعین، الطاعن فی سیّد الاولین والآخرین، الا بقتله، وصلبه بعد تعذیبه وضربه فان ذالک هو اللائق بحاله، الزاجر لامثاله، عن سیئی افعاله۔''

(رسائل ابن عابدین ص:۳۲۸، ج:۱)

ترجمہ:...... ''جو ملعون اور موذی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں گستاخی کرے اور سب وشتم کرے، اس کے بارے میں مسلمانوں کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک کہ اس خبیث کو سخت سزا کے بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی پر نہ لٹکایا جائے، کیونکہ وہ اسی سزا کا مستحق ہے اور یہ سزا دوسروں کے لئے عبرت ہے۔''

بلاشبہ اگر مسلمانوں کے دلوں میں ذرہ بھر ایمان اور ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت ہوگی، تو وہ علامہ شامیؒ کے اس فیصلہ کو اپنے دلوں کی آواز اور جذبات کی عکاسی تصور کریں گے اور ہر قسم کے خطرات واندیشوں سے بے نیاز ہوکر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھونکنے والے ان باؤلے کتوں اور موذی درندوں سے مکمل بائیکاٹ کریں گے۔

اگر مسلمان اس وقت، جب آج سے دو سال قبل ۳۰/ستمبر ۲۰۰۵ء کو پہلی بار جے لینڈ پوسٹن اخبار کے ملعون ایڈیٹر نے توہین رسالت پر مبنی خاکے اور کارٹون شائع کرکے امت مسلمہ کے دل چھلنی کرنے کی کوشش کی تھی، ہمت وجرأت کا مظاہرہ کرتے اور ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا ثبوت دیتے اور اس ہرزہ سرائی پر بھرپور احتجاج کرتے، اپنی ایمانی غیرت اور ملی حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے ان ممالک اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ جاری رکھتے تو شاید انہیں آج اس صورت حال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ اسی طرح اگر امت مسلمہ ان کتا خصلت ممالک اور انسان نما درندوں کو بروقت ڈنڈا دکھاتی اور انہیں لگام دینے کی تمام شکلیں بروئے کار لاتی تو ان کا دماغ ٹھکانے آچکا ہوتا۔

اگر مسلمان طے کرلیتے کہ جس طرح ہم اپنی بیوی، بہن، بیٹی اور ماں کی عزت سے کھیلنے والے کسی بدقماش سے صلح نہیں کرسکتے، اسی طرح ہم اپنے ماں، باپ، بہن، بھائی، بیوی، بچوں، خاندان، قبیلہ، برادری، ملک وقوم، مال وتجارت اور گھربار سے زیادہ عزیز ہستی اور مقدس ذات کی عزت وناموس سے کھیلنے والے موذیوں سے بھی کسی قسم کی صلح نہیں کریں گے اور اپنے ان تمام تعلقات وتجارتی معاہدوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قربان کرنے کا فیصلہ کرلیتے اور طے کرلیتے کہ ہم بھوکے مر جائیں گے مگر ان موذیوں سے کسی قسم کا لین دین اور تجارتی معاہدہ نہیں کریں گے نہ صرف یہی بلکہ ان تمام ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں گے تو ان کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا اور وہ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں اور امت مسلمہ سے معافی مانگتے بلکہ ان کے پاؤں پڑ جاتے۔

اس لئے کہ یہ ''باتوں کے نہیں، لاتوں کے بھوت'' ہیں، کیونکہ آپ کسی کتے اور بھیڑیئے کو اخلاق وشرافت سے کتنا ہی سمجھایئے! مگر وہ بھونکنے اور کاٹنے سے اس وقت تک باز نہیں آئے گا، جب تک کہ آپ اس کے سر پر ڈنڈا نہ برسائیں۔ (باقی صفحہ۲۶پر)

درسِ حدیث

کھانے کے آداب واحکام

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

غیر مسلم کے برتن کو استعمال کرنے کا حکم

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ: یارسول اللہ! ہم لوگ اہلِ کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں، پس کیا ان کی ہنڈیا میں اپنا سالن پکالیا کریں؟ اوران کے برتنوں میں پانی پی لیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں کوئی اور برتن نہ ملے تو پانی سے ان کو پاک کرلیا کرو۔ انہوں نے مزید عرض کیا کہ: ہم ایسی زمین میں ہیں جہاں شکار کے جانور بکثرت ہوتے ہیں، پس اس بارے میں ہم کیا طرزِ عمل اختیار کریں؟ فرمایا: جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتے کو بسم اللہ کہہ کر شکار پر چھوڑے، پھر وہ کتا شکار کے جانور کو مارڈالے تو اس کو کھاسکتے ہو (کہ وہ حلال ہے) اور اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور وہ شکار کو زندہ پکڑ لائے، پس اس کو ذبح کرلیا جائے تو اس کو بھی کھاسکتے ہو (اور اگر وہ شکار کے جانور کو مارڈالے تو وہ مردار ہے، اس کا کھانا حلال نہیں) اور جب تو بسم اللہ کہہ کر اپنا تیر پھینکے اور اس سے وہ شکار کا جانور مرجائے تو اس کا کھاسکتے ہو۔“ (ترمذی، ج:۲، ص:۲)

تشریح:

اس حدیث پاک میں ایک تو غیر مسلموں کے برتنوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ان کے برتنوں کے استعمال کی ضرورت نہ ہو تو ان سے احتراز بہتر ہے اور اگر استعمال کی ضرورت ہو تو ان کو پانی کے ساتھ خوب صاف کرلیا جائے۔

دوسرا مسئلہ شکار کا بیان فرمایا، جنگل کے جانوروں کا شکار کبھی شکاری کتوں کے ذریعے کیا جاتا ہے، کبھی تیر کے ذریعے اور کبھی بندوق کے ذریعے، اور پرندوں کا شکار کبھی باز، شکرے وغیرہ کے ذریعے کیا جاتا ہے کبھی غلیل کے ذریعے۔

پس جو شکار شکاری کتے کے ذریعے کیا جاتا ہے، اس کے حلال ہونے کی چار شرائط ہیں: اول یہ کہ وہ کتا سدھایا ہوا ہو اور سدھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو یہ تعلیم دی جائے اور اس کی مشق کرائی جائے کہ وہ شکار کو خود نہ کھائے بلکہ پکڑ کر مالک کے پاس لے آئے، پس جب شکاری کتے کی یہ مشق پختہ ہوجائے تو وہ سدھایا ہوا سمجھا جانے لگے گا، اب رہا یہ کہ اس کی علامت کیا ہے کہ اس کی مشق مکمل ہوگئی ہے؟ حضرات صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ) فرماتے ہیں کہ: جب تین بار ایسا ہو کہ وہ شکار کو پکڑ کر مالک کے پاس لے آیا اور اس نے خود نہیں کھایا تو اس کی مشق مکمل ہوگئی، اب اس سے شکار کرنا صحیح ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صرف تین بار نہ کھانا کافی نہیں، بلکہ کتے کے مالک کو یقین ہوجانا چاہئے کہ اس کے شکار کو نہ کھانے کی عادت پختہ ہوگئی ہے اور اب وہ ”تعلیم یافتہ“ ہے۔

الغرض پہلی شرط تو یہ ہے کہ کتا معلم (تعلیم یافتہ، سدھایا ہوا) ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مالک نے اس کو شکار پر چھوڑا ہو، وہ شکار کو دیکھ کر آپ سے آپ اس پر نہ چل پڑے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ مالک نے اس کو شکار پر چھوڑتے وقت ”بسم اللہ اللہ اکبر“ پڑھی ہو جیسا کہ جانور کو ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھی جاتی ہے اور چوتھی شرط یہ ہے کہ کتے نے جانور کو زخمی کرکے مارا ہو اس کا گلا گھونٹ کر نہ مارا ہو۔

جب یہ چاروں شرطیں پائی جائیں تو اگر کتا شکار کو زندہ پکڑ لائے تو اس کو ذبح کرنا ضروری ہے، اگر قدرت کے باوجود اس کو ذبح نہ کیا اور وہ مرگیا تو اس کا کھانا حلال نہیں، اور اگر ایسے کتے نے شکار کو زخمی کردیا اور وہ جانور زخم کی وجہ سے مرگیا تو اس کا کھانا حلال ہے، کیونکہ جب مالک نے سدھائے ہوئے کتے کو ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہہ کر چھوڑا تو یہ کتا بمنزلہ ذبح کرنے والے کی چھری کے ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ کتے کا شکار چار صورتوں میں حلال نہیں، ایک یہ کہ کتا سدھایا ہوا نہ ہو، یا سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ بن سدھایا ہوا کتا بھی شکار کرنے میں شریک ہوجائے، دوم یہ کہ مالک نے اس کو شکار پر نہیں چھوڑا تھا بلکہ شکار کو دیکھتے ہی کتا اس پر حملہ آور ہوگیا، یا ایک کتے کو تو مالک نے چھوڑا تھا لیکن اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی شکار کرنے میں شریک ہوگیا، جس کو مالک نے نہیں چھوڑا تھا، تیسرے یہ کہ مالک نے اس کو شکار پر چھوڑتے وقت جان بوجھ کر تکبیر نہیں پڑھی، ہاں اگر مالک کتے کو چھوڑتے وقت تکبیر پڑھنا بھول گیا تو کوئی حرج نہیں، شکار حلال ہے، جیسا کہ ذبح کا بھی یہی حکم ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت جان بوجھ کر تکبیر نہیں پڑھی تو ذبیحہ مردار ہے اور ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو کوئی حرج نہیں، ذبیحہ حلال ہے۔ چوتھے یہ کہ شکاری کتے کو مالک نے بسم اللہ پڑھ کر شکار پر چھوڑا تھا لیکن کتے نے شکار کو زخمی نہیں کیا بلکہ اس کا گلا گھونٹ کر مار دیا تو یہ شکار حلال نہیں بلکہ مردار ہے۔ گویا شکار کے حلال ہونے کے لئے ایک ضروری شرط یہ بھی ہے کہ

شکاری کتے نے جانور کو زخمی کیا ہو۔

تیر کے ساتھ شکار کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو بسم اللہ کہہ کر پھینکا گیا ہو اور تیر کی دھار سے جانور زخمی ہو کر مر جائے تو حلال ہے، البتہ اگر مرنے سے پہلے اس کے ذبح کرنے پر قدرت ہو تو ذبح کرنا لازم ہے، اگر قدرت کے باوجود ذبح نہیں کیا کہ شکار کا جانور مر گیا تو حلال نہیں، بلکہ مردار ہو گیا اور قدرت کا مطلب یہ ہے کہ جانور اتنی دیر زندہ رہا کہ اگر اس کو ذبح کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔

اگر تیر کی دھار جانور کے نہیں لگی بلکہ تیر کی لکڑی اس کے لگی، جس کی چوٹ سے جانور مر گیا تو وہ حلال نہیں اور یہی حکم بندوق کے شکار کا ہے اگر بندوق کی گولی لگنے سے جانور زخمی ہو گیا اور مرنے سے پہلے اس کو ذبح کر لیا گیا تو یہ جانور حلال ہے اور اگر ذبح کی نوبت نہیں آئی تھی کہ جانور مر گیا تو یہ جانور مردار ہے، کیونکہ بندوق کی گولی تیز دھار کے ساتھ زخمی نہیں کرتی بلکہ شدید ضرب اور چوٹ کے ساتھ زخمی کرتی اور مارتی ہے، پس اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی جانور کو ڈنڈا مار کر ہلاک کر دیا، ظاہر ہے کہ وہ حلال نہیں بلکہ مردار ہے۔

پرندوں کا شکار باز اور شکرے وغیرہ کے ذریعے کیا جاتا ہے، اس کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو اوپر کتے کے شکار کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں کہ وہ جانور سدھایا ہوا ہو، مالک اس کو بسم اللہ پڑھ کر شکار پر چھوڑے اور وہ شکار کو زخمی کر کے مار دے۔

البتہ کتے اور باز کے سدھایا ہوا ہونے کی نوعیت میں فرق ہے، کتا اگر شکار کے جانور کو مالک کے پاس لانے کے بجائے خود کھانے لگے تو یہ اس امر کی علامت ہوگی کہ یہ کتا سدھایا ہوا نہیں، اس لئے اس کا مارا ہوا جانور حلال نہیں، خواہ اس کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہو، لیکن باز کا شکار کو کھانا اس کے سدھے ہوئے ہونے کے خلاف نہیں، بلکہ اس کے سدھے ہوئے ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ مالک کے بلانے پر واپس آ جائے۔

اور غلیل کے شکار کا حکم وہی ہے جو بندوق کے شکار کا ہے کہ اگر جانور زندہ مل جائے تو اس کو ذبح کر لے اور اگر غلیل سے مر گیا تو حلال نہیں بلکہ مردار ہے، کیونکہ وہ چوٹ اور ضرب سے مرا ہے، واللہ اعلم!

☆☆..........☆☆

اللہ کے لئے محبت کرنا

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء، مگر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے قرب خداوندی پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے رشتے سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں حالانکہ نہ ان کے درمیان رشتہ داری ہے اور نہ مالی لین دین کا کوئی تعلق ہے۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے، جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا اور جس وقت لوگ غمگین ہوں گے انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔ خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (مشکوٰۃ)

چوہا اگر گھی کے برتن میں مرجائے، اس کا حکم

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چوہا گھی (کے برتن) میں گر کر مر گیا، اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ: چوہے کو اور اس کے اردگرد کے حصے کو نکال کر پھینک دو باقی کو کھالو۔“

(ترمذی ج:۲، ص:۲)

تشریح:

یہ حکم اس صورت میں ہے کہ گھی جما ہوا ہو، کیونکہ اس کے اردگرد کو نکال کر پھینک دینا اسی صورت میں ممکن ہے، چونکہ جمے ہوئے گھی میں چوہے کی نجاست پورے برتن میں سرایت نہیں کرے گی، اس لئے صرف اس کے اردگرد کے حصے کو، جو اس نجاست سے متاثر ہوا ہے، نکال کر پھینک دینے اور باقی کو استعمال کرنے کا حکم فرمایا اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پورا گھی ناپاک ہو جائے گا، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت مصنف رحمہ اللہ نے بھی ”وفی الباب“ میں حوالہ دیا ہے، اس کی تصریح موجود ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

”جب چوہا گھی میں گر جائے، اگر وہ جما ہوا ہو تو اس کو اور اس کے اردگرد کو نکال ڈالو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو اس کے قریب نہ جاؤ۔“

(مشکوٰۃ ص:۳۶۱، ابوداؤد ج:۲، ص:۱۷۵، کتاب الاطعمہ)

☆☆..........☆☆

ڈاکٹر جلیل الدین شجاع الدین

سیرتِ نبویؐ میں رحمت کی جھلکیاں

نبی کریمؐ کی بعثت سے قبل کے حالات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و نبوت سے پہلے ساری دنیا میں جہالت، بے رحمی اور درندگی کی گھٹا چھائی ہوئی تھی، بت پرستی اور کفر و شرک جیسے گناہ کبیرہ عام تھے، انسانیت اور شرافت کے نمونوں کو دیکھنا تو بہت دور کی بات سننا بھی محال تھا، لاقانونیت کا ہر جگہ راج تھا، انسانی ذہن پر حیوانیت و نفسانیت کا غلبہ تھا، ظلم و ستم کی لہریں سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھیں، عورتوں پر مظالم اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا عام سی بات تھی۔ یورپ، ہند، چین، مصر و روما اور

> صحیفوں میں تھی جن کی پیش گوئی وہ نبی آیا
> پیامِ حق سُنانے خاتمِ پیغمبری آیا

عرب کے سارے علاقوں میں نہ کوئی مہذب زندگی تھی اور نہ ہی کوئی حق و صداقت کی دعوت دینے والا۔ معاشرہ میں ہر چہار طرف شر و فساد کا ہی ماحول تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے معاشرہ میں جو بگاڑ تھا ایسے حالات ایک نبی رحمت کے متقاضی تھے جو سسکتی ہوئی انسانیت کا رخ جہنم کے دہانے سے ہٹا کر جنت کی راہ پر لے آئے، جو دم توڑتی ہوئی اور ظلمت میں گھری ہوئی نوع انسانی کے حیات نو حاصل کرنے کا ذریعہ بنے اور جن کی کاوشوں سے قتل و غارت گری اور سفاکی کی جگہ رحم و سلوک پروان چڑھے لہٰذا ایسے ماحول میں ایک نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و تربیت ہی کارگر ثابت ہو سکتی تھیں اور اللہ کا احسان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حالات میں تشریف لائے اور دنیا نے دیکھا کہ ظلم و فساد کے ماحول کو کس طرح آپؐ نے ایک قلیل مدت میں رحم و کرم سے بدل دیا اور ساری انسانیت کے لئے آپؐ ایک ہدیہ و انعام اور رحمت ثابت ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بعثت رحمت کے طور پر ہوئی ہے اور یہ رحمت انسانوں کے لئے گویا ایک انعام و ہدیہ ہے۔

سابقہ مذہبی کتب میں رسول اللہؐ کا تذکرہ بحیثیت رحمت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ سابقہ مذہبی کتابوں میں بھی بطور رحمت کیا گیا ہے، آسمانی کتب مثلاً توراۃ، زبور و انجیل کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتابیں مثلاً بدھ مذہب کی کتاب یا گوتم بدھ کی تعلیمات یا مجوسیوں کی مذہبی کتاب میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت رحمت ہی یاد کیا گیا ہے، گوتم بدھ کی تعلیمات کے جو اردو یا انگریزی تراجم موجود ہیں، ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ”میتریا“ (Miteria) کہا گیا ہے، جس کے لفظی معنی رحمت ہی کے مفہوم میں لیا جاتا ہے، اسی طرح زرتشت مذہب کی کتاب ”اوستا“ میں بھی آپؐ کا تذکرہ رحمت ہی کے طور پر کیا گیا ہے، علاوہ ازیں ویدوں میں جس کالکی اوتار کا تذکرہ آیا ہے، اس سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں، نیز ویدوں میں بھی آپ کو رحمت ہی کہا گیا ہے۔

رسول اکرمؐ کے آباؤ اجداد کے اچھے اوصاف

ایک باب میں اس موضوع پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد میں اعلیٰ درجے کی خوبیاں اور اوصاف موجود تھے، مثلاً حسن اخلاق، بردباری، عفو و درگزر، سخاوت و فیاضی، ہمدردی، دوسروں کے کام آنا اور یتیموں و محتاجوں کی ہر ممکن مدد کرنا وغیرہ اور یہی وجہ تھی کہ اسلاف کے یہ اوصاف حمیدہ و صفات صالحہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بعثت سے پہلے ہی بدرجہ اتم موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ المکرمہ میں صادق و امین کے نام سے جانے جاتے تھے، نبوت حاصل ہونے سے پہلے ہی آپ کی صداقت، سچائی، دیانت داری اور صالح و اعلیٰ اخلاق

کے چرچے زبان زد خاص وعام تھے۔

حلف الفضول کی مثال

نبوت سے قبل بھی دوسروں کے ساتھ ہمدردی، غمگساری اور دوسروں کے کام آنے کے جذبات ومعاملات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نمایاں نظر آتے ہیں، حلف الفضول کی مثال ہمارے سامنے ہے، جب آپ کی عمر مبارک ۲۰، ۲۱ برس کی رہی ہوگی واقعہ یوں تھا کہ یمن سے کسی مسافر کا بیت اللہ شریف کی زیارت کی غرض سے مکہ مکرمہ آنا ہوتا ہے لیکن راستے ہی میں اسے لوٹ لیا جاتا ہے، اس مسافر نے حرم شریف کے سامنے موجود تاریخی پہاڑ جبل ابوقبیس پر کھڑے ہوکر یہ دہائی دی کہ کوئی شخص اللہ کے گھر آئے تو اس کے ساتھ کیا اس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے؟

جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زبیر بن عبدالمطلب نے مکہ والوں کو جمع کیا اور ایک عہد لیا جسے حلف الفضول کے نام سے جانا جاتا ہے، جس میں یہ طے کیا گیا کہ تمام مسافروں کی خبرگیری کی جائے گی، انہیں ان کا چھینا ہوا حق واپس دلایا جائے گا اور ان کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کو زمانہ میں حلف الفضول کی ابتداء تین فضل یعنی فضل بن فضالہ، فضل بن وداعہ اور فضیل بن حارث نے کی تھی، اسی لئے انہیں حضرات کے نام پر اس حلف کو حلف الفضول کہا جاتا ہے، اسی حلف الفضول کی تجدید نبی کریمؐ کے چچا زبیر بن عبدالمطلب نے دوبارہ کی، اور اس معاہدہ کا خلاصہ اور حاصل یہ تھا کہ مظلوم خواہ اپنا ہو یا غیر، اپنے علاقے کا ہو یا باہر کا حتی الامکان اس کی مدد ونصرت کی جائے گی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حلف کی تمام تر کاوشوں میں بہت پیش پیش تھے اور نبوت کے بعد بھی آپؐ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ آج بھی لوگوں کی ہمدردی اور خدمت خلق کے لئے اگر اس طرح کے کسی حلف یا معاہدے کی طرف بلایا جاؤں تو اس کی شرکت کو ضرور قبول کروں گا، نبوت سے بیس برس قبل آپؐ کے یہ جذبات واخلاق رحمت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہی تو ہیں۔

حجر اسود کا نصب کرنا اور تمام قبائل کی طرف سے آپؐ کا حکم تسلیم ہونا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک جب ۳۵ برس کی تھی تو قریش نے کعبۃ اللہ شریف کی عمارت کو جو سیلاب کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھی، اسے دوبارہ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا، کعبۃ اللہ کی تعمیر کرتے وقت مختلف قبیلوں کے تقریباً تمام ذمہ داران ورؤساء شامل تھے لیکن حجر اسود کو اپنی اصل جگہ نصب کرنے کا جب وقت آیا تو ہر قبیلے کی یہ خواہش تھی کہ اس مبارک

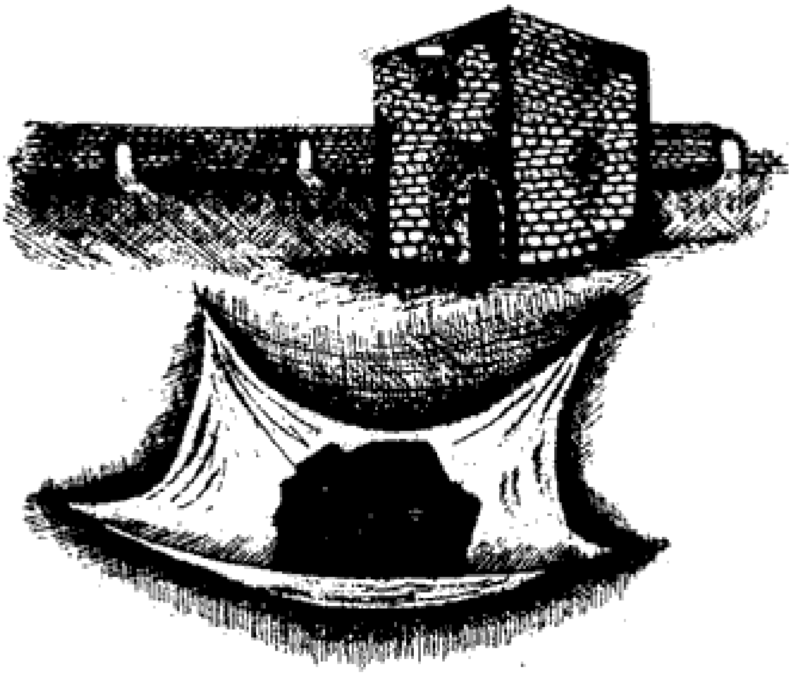

کام کا اعزاز وکریڈٹ انہیں حاصل ہو، چار دن تک یہ معاملہ طے نہیں ہوسکا، بغض وعناد اور عداوت میں اضافہ ہوتا رہا اور آپسی اختلافات اس حد تک بڑھ گئے کہ قبائل کے درمیان جنگ تک نوبت آ پہنچی۔

بالآخر ابوامیہ بن مغیرہ جو قریش میں اس وقت سب سے زیادہ عمر رسیدہ تھے، نے ایک تجویز پیش کی کہ کل حرم شریف میں جو سب سے پہلے داخل ہوگا، اس کو حکم مانا جائے گا اور اسی کے حکم کے مطابق آخری وقطعی فیصلہ ہوگا اور اس رائے پر قبائل کے تمام سرداران ورؤساء نے اتفاق کیا۔

یہ مشیت الٰہی ہی تھی کہ دوسرے دن حرم شریف میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کو دیکھ کر بے ساختہ ہر ایک کی زبان سے صدا بلند ہوئی کہ: "ھذا الامین رضیناہ" یعنی امین آ گیا اور ہم سب اس کے فیصلے پر راضی ہیں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر بچھا کر اس میں حجر اسود کو رکھا اور ہر قبیلے کے سردار کو اس چادر کو پکڑنے کے لئے کہا اور حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے کعبۃ اللہ شریف میں اس کی اصل جگہ پر نصب کیا، اس طرح آپؐ نے انتہائی حکمت وحسن تدبیر سے تمام قبائل کو شیر وشکر کرکے ایک بہت بڑے فتنہ کا خاتمہ کردیا اور الحمدللہ اس طرح تمام قبائل کے لئے رحمت ثابت ہوئے۔

نبی کریم مختلف اصناف کے لئے رحمت

الف:......بیٹیوں کے لئے رحمت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایام جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا، آپؐ

نبی رحمت بن کر آئے اور بیٹیوں کی پرورش پر جنت کی بشارت سنائی:

''من عال جاریتین کان معی فی الجنۃ۔''

ترجمہ: ''جو دو لڑکیوں کی کفالت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

آپؐ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ تمیز کی عمر کو پہنچ جائیں تو قیامت کے دن اس کا رتبہ یہ ہوگا کہ وہ اور میں (دو انگلیوں کو جوڑ کر فرمایا) اس طرح ملے ہوئے ہوں گے۔ نیز فرمایا: جس شخص کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی اور اس نے جاہلیت کے طریقے پر اسے زندہ دفن نہیں کیا اور نہ اس کو حقیر جانا اور نہ لڑکوں کو اس کے مقابلے میں ترجیح دی تو اللہ ایسے شخص کو جنت میں داخل کریں گے۔

یا رب تو کریمی و رسولِ تو کریم ﷺ

صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

سعدیؒ

ب:......عورتوں کے لئے رحمت:

آپؐ سے پہلے عورتوں کو وراثت میں حق نہیں دیا جاتا تھا، آپؐ نبی رحمت ثابت ہوئے اور عورتوں کو باپ کی وراثت میں حق دلایا اور نہ دینے والوں کے لئے وعید بھی سنائی۔

ج:......یتیموں کے لئے رحمت:

آپؐ سے پہلے یتیموں کا مال کھانا کوئی معیوب بات نہیں سمجھی جاتی تھی، آپؐ تشریف لائے اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں کو اللہ کی رضامندی کی خوشخبری اور یتیموں کا مال کھانے والوں کو سخت تنبیہ کی:

''اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز اس طریقے کے جو بہت ہی بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور وعدے پورے کرو، کیونکہ قول و قرار کی باز پرس ہونے والی ہے۔'' (بنی اسرائیل:۳۴)

د:......مسکین و بیوہ کے لئے رحمت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل زمانہ سابقہ میں بیواؤں کی دوبارہ شادی اور انہیں باوقار زندگی دینے کا کوئی تصور ہی نہیں تھا، آپؐ تشریف لائے اور بیواؤں کو ایک مستحکم زندگی فراہم کرنے کا ذریعہ بنے اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والوں کو خوشخبری بھی سنائی:

''بیوہ اور مسکین کے لئے تگ و دو کرنے والا ایسا ہے، جیسے کوئی رات بھر نماز پڑھنے والا ہو، جو کبھی نہ تھکے اور جو ہمیشہ روزہ رکھنے والا ہو۔'' (الحدیث)

ھ:......ضعیف والدین کیلئے رحمت:

آپؐ کی بعثت سے قبل ضعیف والدین و بوڑھوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا تھا، آپؐ رحمت بن کر تشریف لائے اور ضعیف والدین کے سامنے اُف تک نہ کہنے کا حکم الٰہی سنایا اور اولاد کو ماں باپ کی خدمت کرکے جنت کی بشارت بھی سنائی اور والدین کی خدمت کی ترغیب بھی دی:

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا۔

اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رہنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا کہ انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔'' (بنی اسرائیل:۲۳،۲۴)

ز:......اپنے گھر والوں اور بیویوں کیلئے رحمت:

آپؐ نے شوہروں کو ترغیب دی کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں:

''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہو اور میں تم میں سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں اپنے گھر والوں کے ساتھ۔'' (الحدیث)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لڑکیوں کے لئے رحمت، بیٹیوں کے لئے رحمت، عورتوں کے لئے رحمت، گھر والوں کے لئے رحمت، مساکین کے لئے رحمت، یتیموں کے لئے رحمت، ضعیفوں کے لئے رحمت، ماں باپ کے لئے رحمت، اولاد کے لئے رحمت، سائل کے لئے رحمت اور بیواؤں کے لئے رحمت، آپؐ بے شک سراپا رحمت ہی رحمت ہیں۔ (جاری ہے)

مولانا سعید احمد جلال پوری

گزشتہ سے پیوستہ

حجاب کا حکم صرف ازواجِ نبیؐ کے لئے تھا؟

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کی خدمت میں!

پھر موصوف نے اس ارشاد الٰہی کی طرف کیوں توجہ نہ فرمائی، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت کو اپنانے کی تلقین فرماتے ہوئے فرمایا گیا ہے:

''لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔'' (احزاب:۲۱)

ترجمہ:...... ''تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔''

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر داڑھی نہیں رکھی؟ کیا موصوف اس کا انکار فرماسکتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی تھی؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو کیا اس ارشاد الٰہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی تلقین نہیں فرمائی گئی؟ اس کے علاوہ دوسری جگہ یہ ارشاد الٰہی بھی تو ہے:

''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔'' (آل عمران:۳۱)

ترجمہ:...... ''آپ فرمادیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو، خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔''

کیا موصوف اس سلسلہ میں قرآن وسنت کی کوئی ایسی نص پیش کرسکتے ہیں، جس میں کہا گیا ہو کہ فلاں فلاں معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے اور فلاں فلاں شعبہ میں ان کی اتباع اور اطاعت کی ضرورت نہیں؟ یا ان کی مخالفت کی جاسکتی ہے؟

اس سب سے ہٹ کر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات عالیہ میں داڑھی رکھنے کی شدید تاکید کرکے اس کی اہمیت وعظمت کو نہ صرف واضح کیا ہے، بلکہ اس کو مسلمانوں کا شعار باور کرایا ہے، چنانچہ ملاحظہ ہو:

۱:...... ''عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ: قص الشارب واعفاء اللحیۃ۔''
(صحیح مسلم، ج:۱، ص:۱۲۹)

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں، مونچھوں کا کتوانا اور داڑھی کا بڑھانا......الخ''

۲:...... ''عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال احفوا الشوارب واعفوا اللحیٰ۔ وفی روایۃ انہ امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ۔''
(صحیح مسلم، ج:۱، ص:۱۲۹)

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مونچھوں کو کتواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو کتوانے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا۔''

۳:...... ''عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: خالفوا المشرکین، او فروا اللحی واحفوا الشوارب۔'' (متفق علیہ مشکوٰۃ، ص:۳۸۰)

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتاؤ۔''

۴:...... ''عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جزو الشوارب

وارخوا اللّحی، خالفوا المجوس“

(صحیح مسلم، ج:۱ص:۱۲۹)

ترجمہ:..... ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔“

۵:..... ”عن زید بن ارقم رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من لم یأخذ من شاربہ فلیس منا۔“

(رواہ احمد والترمذی والنسائی، مشکوٰۃ ص:۳۸۱)

ترجمہ:..... ”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۶:..... ”عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال: قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال، رواہ البخاری۔“ (مشکوٰۃ ص:۳۸۰)

ترجمہ:..... ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔“

ان تمام احادیث میں ”داڑھی بڑھاؤ“ اور ”مونچھیں کترا ؤ“ کو امر کے صیغہ سے تعبیر کیا گیا ہے، اور کسی اہل علم پر مخفی نہیں کہ امر حقیقتاً وجوب کے لئے آتا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنا اور مونچھیں کٹوانا واجب ہے اور واجب کا ترک حرام ہے، کیا اب بھی یہ کہا جائے گا کہ داڑھی رکھنا غیر ضروری یا اسلام کا شعار نہیں؟ کیا اب بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ غیر اہم ہے؟

بتلایا جائے کہ جو کام تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کیا اور بطور خاص نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو اس کی طرف متوجہ کیا، بلکہ اس کو مسلمانوں کے لئے لازم قرار دیا، وہ کیونکر اسلام کا شعار اور مسلمانوں کا اختصاص نہیں ہوگا؟

مزید براں داڑھی منڈانے اور کٹوانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے شاہ ایران کے قاصدوں کی طرف دیکھنے اور ان سے بات چیت کرنے کو نہ صرف ناپسند فرمایا، بلکہ ان کو بددعا دیتے ہوئے ان سے اعراض فرمایا، ملاحظہ ہو:

”فکرہ النظر الیھما، وقال: ویلکما من امرکما بھذا؟ قال امرنا ربنا یعنیان کسریٰ، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ولکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شاربی۔“ (البدایۃ والنہایۃ ج:۳ ص:۲۲۹، حیاۃ الصحابہ ج:۱ ص:۱۱۵)

ترجمہ:..... ”پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو، تمہیں یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ وہ بولے کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہ ایران کا حکم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم فرمایا ہے۔“

سوچنا چاہئے کہ داڑھی بڑھانے کا حکم، حکم الٰہی ہے اور جس کام کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہو، وہ اہم ہوگا یا غیر اہم؟ اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے، تو وہ کیونکر مسلمانوں کا اختصاص و شعار نہیں ہوگا؟

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ داڑھی منڈانا یا کٹانا مسلمانوں کا نہیں مجوسیوں کا شعار ہے، بتلایا جائے کہ داڑھی کاٹنے والے یا مونڈنے والے کا وزن مسلمانوں کے پلڑے میں ہوگا یا مجوسیوں کے پلڑے میں؟ مگر اے کاش! کہ اسلامی نظریاتی کونسل کا چیئرمین اس کو غیر اہم قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ مسلمانوں کا شعار نہیں، فیالضیعۃ العلم والفھم! فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆..........☆☆

حسد اور کینہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں پرانی امتوں کی بیماری گھس آئی ہے یعنی حسد اور آپس کا کینہ تو مونڈ دیتا ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ بالوں کو مونڈتا ہے بلکہ یہ کینہ آدمی کے دین کو مونڈ دیتا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہ ہوگے، جب تک کہ ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہوگے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتادوں جو آپس کی محبت کو پیدا کردے، تم آپس میں سلام کو پھیلایا کرو۔“

(ترمذی، ج:۲ ص:۷۷)

مفتی مزمل حسین کاپڑیا

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی

حیاتِ طیبہ

عام الفیل

۱۲/ربیع الاول، عام الفیل

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

۲۲/اپریل ۵۷۱ء بروز پیر موسم بہار میں، صبح صادق کے وقت مکہ کے محلہ سوق اللیل میں

☆...... ولادت کے وقت ایوانِ کسریٰ کے چودہ کنگرے گرگئے، فارس کے آتش کدہ کی آگ بجھ گئی اور دریائے ساوہ خشک ہوگیا۔

ولادت کے سات دن بعد

☆......جناب عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد رکھا۔

☆......حضرت حلیمہ سعدیہ کی آغوشِ رضاعت میں۔

عمر مبارک ۴ سال

☆......حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس قبیلہ بنو سعد میں شق صدر کا واقعہ پیش آیا، یہ سب سے پہلا شق صدر ہے کہ جس میں حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپ کا سینہ مبارک چاک کرکے قلب اطہر کو سونے کے طشت میں آبِ زمزم سے دھویا۔

☆......اپنی والدہ حضرت آمنہ کی آغوش میں آگئے۔

عمر مبارک ۶ سال

☆......اپنی والدہ کے ساتھ یثرب (مدینہ منورہ) کا سفر کیا۔

☆......مدینہ سے واپسی پر مقام ابواء میں آپ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔

☆......جناب عبدالمطلب کی زیرِ کفالت۔

عمر مبارک ۸ سال

☆......جناب عبدالمطلب کی وفات۔

☆......جناب ابوطالب کی زیرِ کفالت۔

عمر مبارک ۱۲ سال

☆......جناب ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر۔

عمر مبارک ۱۵ سال

☆......جنگ فجار میں شرکت۔

عمر مبارک ۱۶ سال

☆......حلف الفضول نامی معاہدہ میں شرکت۔

عمر مبارک ۲۵ سال

☆......قریش مکہ کی طرف سے صادق اور امین کا لقب دیا گیا۔

☆......حضرت خدیجہ کا مال تجارت لے کر سفر شام پر تشریف لے گئے۔

☆......حضرت خدیجہ سے عقد نکاح۔

عمر مبارک ۳۵ سال

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں حجر اسود نصب فرمایا اور قبائل عرب کے ایک بہت بڑے اختلاف کو ختم فرمادیا۔

عمر مبارک ۴۰ سال

☆......اس سال کا زیادہ تر حصہ آپ نے غار حرا میں گزارا۔

سنہ ۱ نبوی

۱۲/ربیع الاول بروز پیر

☆......بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ربیع الاول سے رمضان تک

☆......۶ ماہ تک رویا صادقہ کا سلسلہ جاری رہا۔

☆......بعثت نبوی کے اس دور میں شجر و حجر بارگاہِ نبوت میں سلام عرض کرتے تھے۔

رمضان شب قدر

☆......حضرت جبرئیل امین قرآن حکیم کی وحی لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور سورۂ اقرأ کی ابتدائی پانچ آیات ”اقرأ باسم ربک الذی خلق“ سے ”مالم یعلم“ تک نازل ہوئیں۔

☆......حضرت جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا، آپ کو دو وقت کی نماز دوگانہ فجر اور دوگانہ عصر کا حکم دیا گیا۔

سنہ ۲،۳ نبوی

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دین اسلام کی خفیہ تبلیغ فرماتے رہے اور مندرجہ ذیل اہم شخصیات ایمان لائیں: حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف، حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص وغیرہ۔

۴ سنہ نبوی

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانیہ تبلیغ کا آغاز فرمایا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعزہ و اقارب کو علی الاعلان دین کی دعوت دی۔

☆......کفار مکہ اور خصوصاً قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعداوت کا کھل کر مظاہرہ شروع کر دیا اور آپ کی ایذا رسانی کے لئے منظم ہوگئے۔

☆......کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے خلاف وفد کی صورت میں ابوطالب کے پاس گئے۔

۵ سنہ نبوی

رجب

☆......مسلمانوں نے کفار کی ستم رانیوں سے تنگ آ کر مکہ چھوڑا اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس ہجرت میں ۱۱ مرد اور ۴ عورتیں شامل تھیں، جن میں حضرت عثمان اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

رمضان

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ والنجم نازل ہوئی، آپؐ نے مسجد حرام میں قریش کے مجمع میں تلاوت فرمائی اور مسلم و کافر، جن وانس سب ہی جمع تھے، جب آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلم وکافر جن وانس تمام حاضرین نے بھی سجدہ کیا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والی پارٹی کا اجتماع مسجد حرام میں ہوا، عقبہ بن ابی معیط نے نجاست بھری اوجھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عین اس وقت لا کر ڈالی جب کہ آپ رب العزت کے سامنے سربسجود تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو ابھی کم سن تھیں وہ آئیں اور اوجھ آپ کی پشت سے ہٹائی۔

☆......حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا جن کے قدم ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی، ابوجہل لعین کے ہاتھوں شہید ہوئیں اور اس طرح ان کو اسلام کی پہلی شہید خاتون کا امتیازی نشان حاصل ہوا۔

۶ سنہ نبوی

☆......قریش کی ایذا رسانیوں کے باعث آپؐ حضرت ارقم بن ابی الارقم کے مکان میں فروکش ہوئے اس طرح ”دارارقم“ ”اسلام کا گہوارہ اول ثابت ہوا۔

☆......”دارارقم“ میں حاضر ہو کر حضرت حمزہؓ اور ان کے تین دن بعد حضرت عمر بن الخطابؓ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

☆......حضرت عمر بن خطاب کے مشرف بہ اسلام ہونے پر پہلی مرتبہ اسلامی تاریخ میں ایسا نعرۂ تکبیر لگایا گیا جس سے مکہ کی پوری وادی گونج اٹھی۔

☆......قریش مکہ کی جانب سے عتبہ بن ربیع نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ دین کے مقابلہ میں مال، جاہ، عورت اور علاج کی پیشکش کی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ دین کی خاطر اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

۷ سنہ نبوی

یکم محرم الحرام

☆......قریش نے ایک ظالمانہ تحریر کے ذریعہ بنو ہاشم کا بائیکاٹ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بنو ہاشم اور بنو مطلب شعب ابی طالب میں محصور کر دیئے گئے۔

۸ سنہ نبوی

☆......شق القمر کا معجزہ رونما ہوا، مشرکین نے آپؐ سے مطالبہ کیا کہ کوئی ایسی نشانی دکھایئے جس کا تصرف آسمان میں ہو، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے، ایک ٹکڑا حراء کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب کی طرف جھک گیا، جبل حراء دونوں کے درمیان نظر آتا تھا۔

۹ سنہ نبوی

☆......یہ پورا سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعب ابی طالب میں محصور ہو کر گزارا۔

۱۰ سنہ نبوی

☆......اللہ تعالیٰ کے حکم سے بائیکاٹ کے اس دستاویز کو دیمک نے چاٹ لیا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے نام کے اس کا کوئی حرف بھی باقی نہ رہا اور اس طرح قریش کا یہ ظالمانہ معاہدہ منسوخ ہوا اور بنی ہاشم شعب ابی طالب کی نظر بندی سے نکل کر اپنے گھروں میں دوبارہ آباد ہوئے۔

☆......منصور بن عکرمہ جس نے یہ ظالمانہ دستاویز لکھی تھی اس کا ہاتھ شل ہوگیا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مستقل معجزہ تھا۔

۱۰/ رمضان المبارک

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جناب ابوطالب کا انتقال ہوا۔

۱۳/ رمضان المبارک

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مونس وغمخوار اور دکھ سکھ میں برابر کی شریک آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا وصال ہوا۔

☆......مندرجہ بالا دو شخصیتوں کے انتقال کے باعث اس سن دس نبوی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ”عام الحزن“ کہا جاتا ہے۔

شوال

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح کیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔

۲۷/شوال

☆.....تبلیغی سفر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے۔

ذیقعدہ

☆.....سفر طائف کے دوران جب آپ اہل طائف کی سنگدلی سے بہت غمگین تھے تو حضرت جبرئیل (ملک الجبال، پہاڑوں کے فرشتہ) کی معیت میں نازل ہوئے اور پہاڑوں کے فرشتہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت ہو تو مکہ کے دو پہاڑوں کو ملا کر ان لوگوں کو کچل دوں تاکہ یہ سب ہلاک ہو جائیں، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! مجھے یہ توقع ہے کہ یہ نہیں تو ان کی نسل ہی سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خدا کو ایک مانیں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

☆.....طائف سے واپسی پر آپ نے دعا کی جو ''دعائے طائف'' کے نام سے مشہور ہے۔

۲۳/ذیقعدہ

☆.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر طائف سے واپس مکہ مکرمہ پہنچے۔

۱۱ نبوی

☆.....مدینہ سے آنے والے چند حاجیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر آپ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا۔ ان آدمیوں کی تعداد چھ تھی.....اور اسی سے انصار کے اسلام کا آغاز ہوا۔

۱۲ نبوی

۲۷/رجب

☆.....آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔

شب معراج

☆.....حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کا سینہ مبارک شق کیا اور آپ کا قلب مبارک نکال کر سونے کے طشت میں آب زمزم سے دھویا اور اس میں حکمت، ایمان اور نور نبوت بھر کر اپنی جگہ رکھا۔

☆.....آپ کو بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کی امامت کا شرف حاصل ہوا۔

☆.....اس رات آپ نے فرشتوں کا کعبہ ''بیت المعمور'' دیکھا۔

☆.....اسی رات آپ نے جنت اور اس کی نعمتوں، دوزخ اور اس کے عذاب کا معائنہ کیا۔

☆.....اسی رات آپ پر اور آپ کی امت پر یومیہ پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔

موسم حج۔رجب

☆.....بیعتِ عقبہ اولیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر انصار مدینہ کے ۱۲ افراد نے بیعت کی۔

۱۳ نبوی

موسم حج، ذوالحجہ

☆.....بیعت عقبہ ثانیہ: انصار مدینہ کے ۷۳ مرد اور ۲ عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے اس موقع پر ان میں سے ۱۲ نقیب بھی مقرر فرمائے۔

۱ ہجری

چاندرات یکم ربیع الاول شب جمعرات

☆.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، راستہ میں آپ نے غار ثور میں قیام فرمایا۔

☆.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ مکڑی نے غار کے دروازے پر جالا تان رکھا اور کبوتروں کے ایک جوڑے نے غار کے دروازے پر گھونسلا بنایا اور انڈے دیئے۔

☆.....غار ثور میں جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سانپ نے ڈس لیا اور سخت تکلیف میں مبتلا تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک لگانے سے تکلیف جاتی رہی۔

ربیع الاول کی پانچویں رات پیر

☆.....سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ غار سے نکلے اور مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۲/ربیع الاول، بروز پیر

☆.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قبا میں فروکش ہوئے۔

☆.....اسلام کی سب سے پہلی مسجد ''مسجد قبا'' کی تعمیر ہوئی۔

۱۳تا۱۶ ربیع الاول بروز جمعہ

☆.....قباء میں چند دن قیام فرمانے کے بعد آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، راستہ میں آپ نے بنو سالم کی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جمعہ کی نماز اور پہلا خطبہ تھا۔

☆.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، بنو نجار کی بچیاں آپ کا استقبال کرتے ہوئے طلع البدر علینا.....الخ.....گا رہی تھیں۔

☆.....حضرت ابوایوب انصاریؓ کو شرف میزبانی حاصل ہوا۔

☆.....مسجد نبوی کی تعمیر۔

☆.....اذان واقامت کی ابتداء۔

☆.....مواخاۃ کا سلسلہ، ایک انصاری اور ایک مہاجر کو رشتہ اخوت میں مربوط کیا گیا جو اسلامی تاریخ کی ایک مثالی اخوت تھی۔

شوال

☆.....حضرت عائشہؓ کی رخصتی ہوئی۔

۲ھ ہجری

۱۲/صفر

☆ ...... جہاد کی فرضیت: مظلوم مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی۔

نصف رجب

☆ ...... تحویل قبلہ کا حکم: بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔

نصف شعبان

☆ ...... ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

☆ ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم آیا اور سورۂ احزاب کی مشہور آیت: ان اللّٰہ وملائکتہ ...... الخ نازل ہوئی۔

۱۷/رمضان المبارک بروز جمعہ

☆ ...... حق و باطل کا پہلا معرکہ غزوۂ بدر پیش آیا۔

۱۹/رمضان المبارک بروز اتوار

☆ ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ کا انتقال ہوا۔

اواخر رمضان المبارک

☆ ...... عید کی نماز اور صدقۂ فطر واجب کئے گئے۔

یکم شوال

☆ ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے نماز عید ادا فرمائی۔

ذوالحجہ

☆ ...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے عیدالاضحیٰ کی نماز ادا فرمائی اور قربانی کی۔

☆ ...... حضرت فاطمہؓ کا عقد نکاح۔

۳ھ ہجری

شعبان

☆ ...... حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا سے نکاح۔

☆ ...... غزوۂ احد۔

☆ ...... حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے عقد نکاح۔

۴ھ ہجری

☆ ...... یہودیوں کے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تورات کے مطابق رجم کا حکم دیا۔

☆ ...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح۔

۵ھ ہجری

☆ ...... اس سال پردہ، زنا کی سزا، تیمم کی اجازت اور صلوٰۃ خوف کے احکامات نازل ہوئے۔

جمادی الاخریٰ

☆ ...... چاند گرہن ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نماز خسوف پڑھی۔

رجب

☆ ...... قبیلۂ مذینہ کا وفد بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا، یہ سب سے پہلا وفد ہے جو بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔

☆ ...... اس سال مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم سے معافی منگوانا چاہتے ہیں، پس معافی مانگ کر انہیں راضی کرو۔

☆ ...... اس سال غزوۂ بنی مصطلق پیش آیا، اس غزوہ سے واپسی پر حضرت عائشہؓ پر بہتان تراشی کا واقعہ پیش آیا (معاذ اللہ) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی اس بہتان سے برأت فرمائی۔

۶ھ ہجری

رمضان

☆ ...... مدینہ منورہ میں قحط پڑا، عید کی نماز کے خطبہ میں آپؐ نے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے باران رحمت نازل فرمائی۔

ذوالحجہ

☆ ...... بادشاہوں کے نام خطوط پر مہر لگانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر بنوائی جس پر ”محمد رسول اللہ“ کندہ تھا۔

اواخر ذوالحجہ

☆ ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کی جانب دعوت اسلام کے لئے قاصد اور گرامی نامے ارسال فرمائے۔

☆ ...... اسی سال صلح حدیبیہ پیش آئی۔

۷ھ ہجری

محرم الحرام

☆ ...... غزوۂ خیبر پیش آیا۔

☆ ...... غزوۂ خیبر کے ایام میں ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت میں زہر دیا، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کردیا۔

☆ ...... غزوۂ خیبر سے واپسی پر لیلۃ التعریس کا واقعہ پیش آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سوئے رہے اور سورج نکل گیا، اس طرح سب کی نماز فجر قضا ہوگئی۔

ذوالحجہ

☆ ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ۶ ہجری صلح حدیبیہ والا عمرہ قضا ادا فرمایا۔

☆ ...... عمرۂ قضا سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہؓ سے مقام سرف میں نکاح کیا یہ سب سے آخری زوجہ مطہرہ ہیں، جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔

۸ ہجری

جمادی الاولیٰ

☆...... غزوۂ موتہ پیش آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ میں شہید ہونے والوں کی خبریں صحابہ کرامؓ کو دیں جب کہ مدینہ منورہ اور موتہ کے مابین ۲۸ دن کی مسافت ہے۔

رمضان

☆...... فتح مکہ۔

شوال

☆...... غزوۂ حنین۔

ذوالحجہ

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں صاحبزادے پیدا ہوئے، جن کا نام آپؐ نے اپنے جدّ اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل کے نام پر ابراہیم رکھا۔

۹ ہجری

یکم محرم الحرام

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قبائل سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عاملین مقرر فرمائے۔

رجب

☆...... غزوۂ تبوک پیش آیا۔

☆...... غزوۂ تبوک سے واپسی پر منافقین کی مسجد ضرار کو منہدم فرمایا۔

☆...... اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایلاء کیا اور قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔

☆...... اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے جس کی وجہ سے دائیں پہلو اور پنڈلی پر خراش اور چوٹ آئی۔

☆...... اس سال حضرت جبرئیل علیہ السلام لوگوں کو دین کے مسائل سکھانے کے لئے تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان، قیامت اور علامات قیامت کے بارے میں سوالات کئے۔

☆...... اس سال حج فرض کیا گیا۔

ذی قعدہ

☆...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، امیرالحج کی حیثیت سے ۳۰۰ افراد کی معیت میں حج کے لئے روانہ ہوئے۔

۱۰ ہجری

☆...... اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ادا فرمایا۔

☆...... میدان عرفات میں ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، جسے خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۱۱ ہجری

صفر

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت کا آغاز ہوا۔

☆...... مرض کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی تحریر لکھنے کا ارادہ فرمایا تاکہ لوگ آپ کے بعد اس معاملہ میں اختلاف نہ کریں۔ اس روز آپؐ پر مرض کی شدت تھی، اس لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریر کی زحمت نہ دو ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر کا ارادہ ترک فرمادیا اور ارشاد فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ اور امت مسلمہ ابوبکر کے علاوہ کسی کو قبول نہیں کریں گے۔''

☆...... مرض الوفات میں آپؐ نے ازواج مطہرات سے اس کی اجازت مانگی کہ آپؐ مرض کے بقیہ ایام حضرت عائشہؓ کے گھر پر گزاریں، چنانچہ تمام ازواج مطہرات نے بخوشی اس کی اجازت دے دی۔

۱۲/ ربیع الاول، پیر

☆...... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کو ہدایت کا پیغام پہنچا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

☆☆...... ☆☆

دستِ مبارک سے خوشبو کا آنا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے مصافحہ فرماتے سارا دن اس کے ہاتھ سے خوشبو مہکتی رہتی کسی بچے کے سر پر اپنا دستِ شفقت پھیرتے تو وہ دوسرے بچوں سے ممتاز ہو جاتا۔ حضرت جابر بن سمرہؓ نے بچپن میں ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ کے رخسار پر دستِ مبارک پھیرا تو آپؓ کے رخسار خوشبو سے مہک گئے۔

مرسلہ: محمد خان پنہور، پنو عاقل

ملفوظاتِ حضرت نفیس شاہ صاحبؒ

مفتی خلیق احمد اخون، بہاولنگر

● ...... ایک روز فجر کے بعد حاضری ہوئی حسب معمول نہایت بشاشت سے معانقہ فرمایا، حال احوال کے بعد پوچھا: کون سی کتب پڑھا رہے ہو؟ میں نے کہا کہ: بخاری جلد دوم، مسلم، طحاوی اور درجہ تخصص فی الفقہ کے اسباق ہیں۔ حضرت والا نے فرمایا: آج کل ہمارے مدارس میں تصنیف و تالیف کی طرف توجہ نہیں دی جاتی، طلباء کو تحریر نہیں آتی، اہل باطل تحریروں کے ذریعے اپنے عقائد باطلہ کی تشہیر کرتے ہیں، اس کے توڑ اور جواب کے لئے تصنیف و تالیف کی ضرورت ہے، ہمارے طلباء کو بھی لکھنے لکھانے کی طرف متوجہ کیا جائے تاکہ باطل کا مقابلہ کیا جاسکے۔ مزید فرمایا: ندوۃ العلماء لکھنؤ والے اپنے طلباء کو تحریری میدان میں تاک کردیتے ہیں جبکہ ہمارے مدارس میں اس کی بہت کمی ہے۔

● ...... ایک مجلس میں فرمایا: مماتیوں کو کچھ پتا نہیں نہ ان کو حیات کا پتا ہے اور نہ ممات کا، پھر اپنے مخصوص انداز میں فرمایا: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان کو مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، اللہ کے راستے میں مرنے والوں کو فرمایا کہ مردہ مت کہو۔

مماتی کہتے ہیں کہ یہ آیت شہداء کے لئے ہے، جب شہداء کے لئے یہ ارشاد ہے تو انبیاء کا مقام تو ان سے بہت اونچا ہے، یعنی شہداء زندہ ہیں تو انبیاء تو بطریق اولیٰ زندہ ہوئے، پھر فرمایا کہ مولانا ارشد مدنی دامت برکاتہم جب جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی تشریف لائے اور دورۂ حدیث کے طلباء نے اجازت حدیث کی درخواست کی تو مولانا موصوف نے فرمایا کہ: ”حضرت مدنیؒ حیات کے قائل تھے، میں بھی دورۂ حدیث کے ان طلباء کو اجازت حدیث دیتا ہوں جو حیات کے قائل ہیں۔ جو حیات انبیاء کے قائل نہیں ان کو میری طرف سے اجازت حدیث نہیں ہے۔“

حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ: مولانا نے بڑی اچھی بات فرمائی، پھر واقعہ موتہ سنایا کہ واقعہ موتہ میں اب بھی لوگ بیان کرتے ہیں کہ رات کو گھوڑے دوڑنے اور تلوار کے کاٹنے کی آوازیں آتی ہیں، یہ کون ہے؟ یہ صحابہ کرامؓ پھر رہے ہیں میدان موتہ والی بات مستند لوگوں نے بیان کی ہے، جن میں علماء کرام بھی ہیں مماتیوں کو کچھ پتا نہیں، بہت گستاخ ہیں۔

● ...... اسی نشست میں فرمایا: وہاں حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے مزار کے پاس ان کے نام سے بڑی سی مسجد بنوائی گئی ہے اور ساتھ ان کا چھوٹا سا مزار ہے، اہل عرب بڑے سمجھدار لوگ ہیں کہ مسجد بڑی تعمیر کرواتے ہیں اور مزار چھوٹا، ہمارے ہاں معاملہ الٹا ہے کہ مزار تو لوگ اتنا بڑا بنواتے ہیں ساتھ میں چھوٹی سے مسجد وہ بھی ایسی کہ جس میں پانی بھی نہ ہو۔

● ...... فرمایا: ہمارا سلسلہ بابا فرید گنج شکرؒ سے کلیر چلا گیا ہے صابر کلیریؒ کے پاس، وہاں سے پانی پت شمس الدین طرق کے پاس، وہاں سے جلال الدین تھانیسریؒ کے پاس تھانیسر چلا گیا پھر وہاں سے نظام الدین بلخیؒ کے پاس سے بلخ چلا گیا، اس کے بعد شاہ ابوسعید گنگوہیؒ کے پاس گنگوہ آگیا چونکہ حضرتؒ کی والدہ نے کہا تھا کہ گھر کی دولت باہر چلی گئی بلخ جاؤ اور یہ دولت لے کر آؤ، حضرت والا نے بڑی رقت کے ساتھ یہ واقعہ بیان فرمایا، پھر فرمایا کہ گنگوہ سے یہ سلسلہ رائے پور میں حضرت رائے پوریؒ کے پاس آگیا، اس کے بعد حضرت (شاہ صاحب) خاموش ہوگئے، تو بندہ نے عرض کیا کہ اس کے بعد یہ سلسلہ رائے پور سے خانقاہ سید احمد شہید آگیا، حضرت نے تواضعاً فرمایا: رائے پور کے بعد یہ سلسلہ پورے عالم میں پھر رہا ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ پر گریہ کی کیفیت طاری تھی، ہم نے جب رخصت ہونے کے لئے اجازت لی تو حضرتؒ نے میرا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر فرمایا کہ: یہاں کوئی تکلیف تو نہیں؟ عرض کیا کہ حضرت کوئی نہیں، یہ خانقاہ سید احمد شہیدؒ بہت اچھی جگہ ہے، فرمایا: خوب دل لگا کر ذکر میں مشغول رہو، چونکہ بندہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ خانقاہ میں سہ روزہ لگا رہا تھا، جس سے حضرتؒ بہت خوش ہوا کرتے تھے اور بہت محبت و شفقت کا معاملہ فرماتے تھے۔

● ...... ایک مرتبہ حاضر خدمت ہوا حضرتؒ نے فرمایا کہ کتاب نکالو اس کی تصحیح کرتے ہیں، یہ کتاب گیسو درازؒ کے اذکار پر مشتمل تھی، حضرت نے فرمایا کہ گیسو درازؒ سلسلہ چشتیہ کے سب سے پہلے صاحب قلم ہیں، جنہوں نے تصنیف و تالیف کی، ہمارے ایک ساتھی نے پوچھا کہ حضرت گیسو دراز کے بال لمبے تھے اور مرد کے لئے بال رکھنے کی کیا حد ہے؟ حضرتؒ نے فرمایا کہ کان کی لو تک ہوں۔ اس کے بعد حضرت سوچنے لگے اور میری طرف متوجہ ہوئے، میں نے عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے بال رکھے ہیں، نصف کان تک، کان کی لو تک اور کندھوں سے ٹکراتے ہوئے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہاں ایسے ہی تھے حضرت نے گیسو درازؒ کی وجہ تسمیہ بیان فرمائی کہ گیسو

داڑ اپنے شیخ کو پالکی میں لا رہے تھے، پہلے زمانہ میں شیخ پالکی میں سفر کیا کرتے تھے اور مرید پالکی اٹھاتے تھے، جس طرح دلہن کو پالکی میں اٹھاتے ہیں، شیخ کو پالکی میں اٹھایا تو بال لمبے تھے اور پالکی میں الجھ گئے، غایت ادب کی وجہ سے اسی طرح سفر کیا، تکلیف برداشت کی، شیخ کو جب معلوم ہوا تو گیسو دراز کہہ کر مخاطب فرمایا اور یہی نام مشہور ہوگیا۔

● ......ایک مدرسہ کا طالب علم دعا کے لئے آیا جو دینی تعلیم چھوڑ چکا تھا، آپ نے نصیحت فرمائی کہ دینی تعلیم نہ چھوڑو، پڑھو میری طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ دیکھو ان کے والد صاحبؒ نے دینی تعلیم کے لئے کتنا لمبا سفر کیا، تکالیف برداشت کیں، پوچھنے پر میں نے بتایا کہ ”حضرت والد صاحبؒ مفتی نیاز محمد ترکستانی چین سے تشریف لائے تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، وہیں تعلیم مکمل کی، حضرت والد صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب دیوبند آیا تو بعض لوگوں نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ دنیاوی تعلیم پڑھ لیں تو والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ”میں اہل لسان تو تھا نہیں اگر پڑھ لیتا تو زیادہ سے زیادہ کسی محکمہ میں کلرک لگ جاتا اگر ڈی سی بھی لگ جاتا تو اب تک ریٹائر ہوچکا ہوتا، لیکن عالم دین جتنا بوڑھا ہوتا جاتا ہے اس کی قدر بڑھتی جاتی ہے۔“ حضرت نے فرمایا کہ واقعی ان کی قدر بڑھی ماشاءاللہ ان کی ساری اولاد بہت اچھی ہے ماشاءاللہ۔

● ......خانقاہ میں قیام کے دوران حضرت نے پوچھا کہ بہاولنگر کے جو ساتھی ٹھہرے ہوئے ہیں وہ اداس تو نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ آپ نہ ہوں تو اداس ہوتے ہیں، یہ جنگل لگتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ خانقاہ جنگل میں منگل ہے۔ مزید فرمایا کہ رائے پور کی خانقاہ بھی قصبہ سے دور ہے اور اس کے درمیان بھی نہر بہتی ہے، اسی طرح جس طرح یہ خانقاہ دریائے راوی کے دوسری طرف ہے، اس دریا میں تو پانی کم ہے جب کہ اس نہر کا پانی اتنا ٹھنڈا ہوتا ہے کہ غسل کرنا مشکل ہوتا ہے، وہ نہر ہمالیہ پہاڑ سے آتی ہے جو وہاں سے صرف چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ فرمایا: رائے پور کی خانقاہ بھی سنسان لگتی ہے لیکن جب رات کو ذاکرین بیدار ہوتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں تو پھر گونجتی ہے۔

● ......ایک مرتبہ حضرت کے ساتھ ہی خانقاہ حاضری ہوئی، ناشتے کے بعد حضرت زید بن علی بن حسینؒ کی فقہ مدون فرماتے تھے۔ حضرت زیدؒ امام ابو حنیفہؒ کے استاد ہیں۔ فرمایا مفتی صاحب! یہ بات قابل توجہ ہے کہ جوں جوں قیامت قریب ہو رہی ہے، اہل بیت کا رنگ نکھر رہا ہے، مزید فرمایا کہ حاصل پور کے قریب مدرسہ حسین بن علی کا افتتاح کرنے صرف اسی لئے جا رہا ہوں کہ اس کا نام اہل بیتؓ کے نام پر ہے، جو خالد بن ولیدؓ وباڑی کی شاخ ہے۔

● ......ایک مجلس میں فرمایا کہ جہاد فرض ہے اس کا انکار نہیں کرنا چاہئے اور فرمایا کہ میں نے اس خانقاہ کا نام ”سید احمد شہیدؒ“ بہت سوچ سمجھ کر رکھا ہے۔

● ......فرمایا: تین چیزوں کا اہتمام کریں، یہ تین چیزیں ہمارے سلسلہ میں بہت اہمیت کی حامل ہیں:

۱:......نماز یعنی کثرت نوافل جو فرض کو تقویت دیتے ہیں۔

۲:......تلاوت قرآن مجید۔

۳:......ذکر اللہ، فرمایا ایسے تسبیح کرنا بھی ذکر ہے ہلکے ہلکے کرلو لیکن یہ صوفیاء کی اصطلاح میں ذکر نہیں، ذکر یکسو کرکریں اور ذکر بالجہر کریں، جب رائے پور میں ذکر ہوتا تھا تو میلوں آواز جاتی تھی۔

فرمایا کہ کسی کو اشکال نہ ہو شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنیؒ اور آپ کے ساتھی ذکر بالجہر کیا کرتے تھے، ہمارے اکابرؒ نے ذکر جہر کیا ہے پہلے نفی اثبات پھر اثبات ہی اثبات یعنی اسم ذات ابتداء میں نفی اثبات تین تسبیحات اور اسم ذات سات تسبیحات پھر بڑھاتے جاؤ فرمایا کہ ہم کتابت کرواتے ہیں ابتداء میں جلی اور موٹا الف، ب، ت، ث لکھواتے ہیں، اس کے بعد پھر باریک کی طرف آتے ہیں، جو موٹا نہیں لکھ سکتا وہ باریک بھی نہیں لکھ سکتا، اسی طرح ابتداء میں ذکر بالجہر ہوتا ہے، جب ذکر کے اثرات مرتب ہوجائیں پھر خفی کی طرف آتے ہیں، جب تک اثرات ذکر نہ ہوں ذکر پختہ نہ ہو، ذکر خفی نہیں کرواتے۔

● ......ایک دن دوپہر کے وقت حضرت کا دسترخوان لگا، فرمایا کہ تم بھی بیٹھے رہو کھانا میرے ساتھ کھاؤ، یہ کھانا میرے گھر سے آتا ہے دیکھو اس طرح ڈبوں میں لاتے ہیں، یہ میرا، زید اور بلال کا ہے، باہر دسترخوان کا کھانا بھی زکوٰۃ، صدقات یا خیرات کا نہیں ہوتا۔

● ......فرمایا: میں چاہتا ہوں میرے احباب جمعہ کا خطبہ حضرت شاہ اسمٰعیلؒ والا پڑھیں جو حضرت سید احمد شہیدؒ میدان جہاد میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ خطبہ ”سید احمد شہیدؒ سے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے روحانی رشتے“ نامی کتاب میں موجود ہے۔

● ......خانقاہ سید احمد شہیدؒ بہت پُرفضا مقام ہے، برلب راوی ہے، بیگی کے باغات ہیں جب خانقاہ پہنچے تو حضرت نے فرمایا: ”یہ میری چھوٹی سی خانقاہ ہے، چھوٹی سی مجلس، چھوٹا سا مدرسہ ہے“ مدرسہ میں حضرت کے دو پوتوں سمیت تقریباً سات طالب علم تھے، اس پر صاحبزادہ بھائی عبدالقادر سرگودھا والے نے بتایا کہ تھانہ بھون حاضری ہوئی تو گیٹ پر خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کا شعر لکھا تھا:

یہ چھوٹی سی بستی، چھوٹی سی مسجد
چھوٹی سی مجلس، خدا جانے کیا تھی

حضرت والا شعر سن کر بہت خوش ہوئے۔

☆☆......☆☆

توہین آمیز خاکے شائع کرنے پر ڈنمارک کے خلاف

محمد فیصل عرفان

قومی اخبارات کی خبروں کی سرخیاں

’’آزادیٔ اظہار‘‘ کی آڑ میں ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک نے توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کر دیے ہیں۔ ان ممالک کے اخبارات نے اپنے موقف پر قائم رہنے کا عزم کیا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان اس گستاخانہ عالمی مہم کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ قومی اخبارات میں مظاہروں، ریلیوں، اظہار مذمت اور ان ممالک کا معاشی بائیکاٹ کرنے کے مطالبات کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ان سب کا احاطہ تو نہیں کیا جا سکتا تاہم چند احتجاجی خبروں کی صرف سرخیاں دی جا رہی ہیں:

● ڈنمارک کے اخبارات میں خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر پاکستان کا اظہار مذمت، مسئلے پر ڈنمارک کے حکام سے رابطے میں ہیں، دنیا بھر کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی، ترجمان دفتر خارجہ۔ (روزنامہ اسلام، ۱۵/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت، ایران کا ڈنمارک سے سخت احتجاج، وزیر خارجہ نے ڈنمارک کے سفیر کو طلب کر لیا، حکومت معاملے کا سنجیدگی سے نوٹس لے، ایران۔ (روزنامہ جنگ، ۱۵/ فروری ۲۰۰۸ء)

● گستاخانہ خاکوں کی پھر اشاعت، پاکستان بھر میں احتجاجی مظاہرے، ڈنمارک کا پرچم نذر آتش، کراچی میں ڈنمارک کے سفارتی مشن سمیت تمام مغربی تنصیبات کی سیکورٹی سخت۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۵/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کے خلاف جماعت اسلامی اور جمعیت کے ملک گیر مظاہرے: کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور، سوات و دیگر علاقوں میں کیے گئے، گستاخی برداشت نہیں کریں گے: مقررین۔ (روزنامہ امت کراچی ۱۶/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت سے محاذ آرائی پیدا ہوگی: او آئی سی۔ (روزنامہ امت، ۱۶/ فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کیخلاف سندھ بھر میں مظاہرے، ڈنمارک کے پرچم نذر آتش مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ، عالم کفر نے ایک بار پھر گستاخانہ خاکے شائع کر کے امت مسلمہ کی غیرت کو للکارا ہے: مقررین۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۶/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف کراچی سمیت ملک بھر میں زبردست احتجاج مظاہرے، گستاخی پر ڈنمارک سے تمام سفارتی اور تجارتی تعلقات ختم کیے جائیں، کراچی، حیدرآباد، اور دیگر شہروں میں ریلیاں۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۶/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکے: حکومت ڈنمارک سے سفارتی تعلقات ختم کرے، مجلس تحفظ ختم نبوت۔ (روزنامہ جنگ، ۱۷/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکے مذاہب میں تصادم کی سازش ہے، مسلم حکمرانوں کی بے ضمیری اور بے حمیتی نے مغربی اخبارات کو خاکے دوبارہ شائع کرنے کا موقع دیا: مولانا اسعد تھانوی۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۷/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت قابل مذمت ہے، بشپ صادق ڈینیل۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۷/فروری ۲۰۰۸ء)

● حکومت توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا نوٹس لے: متحدہ مجلس عمل۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۸/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت برداشت نہیں کریں گے: سنی تحریک۔ (روزنامہ جنگ ۱۸/ فروری ۲۰۰۸ء)

● ڈنمارک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف مظاہرے، سفیر ملک بدر اور مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے: جے یو پی (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۸/فروری ۲۰۰۸ء)

● ڈنمارک نے توہین آمیز خاکے شائع کر کے امت مسلمہ کو للکارا ہے، سندھ میں دینی جماعتوں کا احتجاج، عالم اسلام صورتحال پر جامع حکمت عملی تیار کرے تاکہ آئندہ کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو، ڈنمارک سے تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۸/ فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر رابطہ عالم اسلامی کا اظہار مذمت، دوبارہ اشاعت سے دنیا کے ایک ارب ۵۰ کروڑ مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے، مسلمان ایسا اقدام برداشت نہیں کریں گے۔ (روزنامہ اسلام ۱۸/فروری ۲۰۰۸ء)

● گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر کویت میں

ڈینش مصنوعات کا بائیکاٹ، کویتی حکام اور عوام نے روزمرہ کے استعمال کی ۴۰ ڈینش مصنوعات کی خرید و فروخت بند کردی۔ (روزنامہ اسلام ۱۸/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف سندھ بھر میں یوم احتجاج منایا گیا، یوم احتجاج منانے کی اپیل مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی تھی، علماء کا شدید اظہار غم وغصہ۔ (روزنامہ اسلام ۱۸/فروری ۲۰۰۸ء)

● گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت، ڈنمارک کے ناظم الامور کی دفتر خارجہ میں طلبی، توہین آمیز اشاعت سے امت مسلمہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچی، دوسرے مذہب کا خیال رکھنا چاہئے: دفتر خارجہ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲۰/فروری ۲۰۰۸ء)

● جکارتہ میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ، مظاہرین ڈنمارک کے سفارت خانے کے باہر جمع ہوگئے اور نعرے لگائے، خواتین نے بھی مظاہرے میں شرکت کی۔ (روزنامہ اسلام، ۲۱/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اعلانیہ گستاخی ہے، علامہ شاہ تراب الحق، جماعت اہلسنت کے تحت کل یوم احتجاج منایا جائے گا، کل پاکستان سنی کانفرنس کے لئے رابطہ کمیٹی کی تشکیل۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۱/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت قابل مذمت ہے، مسیحی برادری۔ دنیا میں مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی حمایت نہیں کریں گے، بشپ صادق کی قیادت میں وفد کی گورنر سندھ سے ملاقات۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۱/فروری ۲۰۰۸ء)

● ڈنمارک کے اخبارات کی گستاخی پر مسلم حکمرانوں کی خاموشی تشویشناک ہے، توہین آمیز خاکوں کی اشاعت عالمی مذہبی اصولوں کے خلاف ہے، احتجاج کیا جائے: مجلس درس (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۱/فروری ۲۰۰۸ء)

● اسلام کے پھیلنے سے گھبراہٹ پر توہین آمیز خاکے شائع کئے جارہے ہیں: حافظ سعید، وسطی یورپ کے لوگ مغربی تہذیب وتمدن چھوڑ کر اسلام کی طرف راغب ہورہے ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲۳/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف کل مظاہرہ کیا جائیگا، عوامی حمایت تحریک۔ گستاخان کے خلاف درج مقدمے پر کارروائی ہوتی تو یہ عمل دوبارہ نہ ہوتا: مولوی اقبال حیدر۔ (روزنامہ جنگ کراچی)

● مسلمانوں کی غفلت سے ڈنمارک کو توہین رسالت کی جرأت ہوئی۔ صحابہ کرامؓ کی توہین کرنیوالوں کو قانون کے شکنجے میں جکڑ لیا جاتا تو آج کسی کو توہین رسالت کی جرأت نہ ہوتی، ڈنمارک کے سفیر کو ملک سے نکال کر تعلقات ختم کئے جائیں: مولانا عبدالغفور ندیم۔ (روزنامہ اسلام ۲۳/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر بھارت کا شدید ردعمل۔ اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا ناقابل قبول ہے، حکومتی ترجمان۔ (روزنامہ اسلام ۲۴/فروری ۲۰۰۸ء)

● مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی سازشیں تیز ہوگئیں، مفتی منیب۔ حکومت پاکستان گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاج کرے، ثروت قادری (روزنامہ جنگ کراچی ۲۴/فروری ۲۰۰۸ء)

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

مسلمانوں کی نجات کا مدار اتباع سنت اور عشق نبوی پر ہے: ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی

یہود و نصاریٰ مسلم امہ کی دل آزاری کے مرتکب ہورہے ہیں: مولانا محمد اکرم طوفانی

کراچی...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۹/فروری ۲۰۰۸ء بروز جمعہ جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری احسان اللہ فاروقی کو ملی جبکہ نعت شریف بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مولانا حافظ محمد اشفاق نے پیش کی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شعبہ تخصص فی الحدیث کے نگران حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلمانوں کی نجات اخروی کا مدار اتباع سنت اور پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت ہمارا جزو ایمان ہے۔ تحفظ ناموس رسالت ہم سب کا فرض اولین ہے۔ ڈنمارک کے اخبارات کی طرف سے توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کرنے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے مجلس کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ یہود و نصاریٰ کی اسلام سے مخاصمت بہت قدیم ہے، یورپین ممالک مسلم امہ کے حقوق پامال کررہے ہیں، دشمنان اسلام کو کسی قیمت پر توہین رسالت کی اجازت نہیں دیں گے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ مسلمان تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دل کی گہرائیوں سے ادب واحترام کرتے ہیں، کسی نبی کی توہین کا سوچ بھی نہیں سکتے، جبکہ یہود و نصاریٰ آئے دن گستاخی کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں، جسے کوئی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر مولانا احمد میاں حمادی، اقرأ روضۃ الاطفال کے نائب مدیر مفتی خالد محمود اور مولانا قاضی احسان احمد نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں رد قادیانیت کورس میں شریک قریباً سات سو طلباء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

● جماعت اسلامی توہین آمیز خاکوں کیخلاف تحفظ ناموس مصطفیٰ مہم چلائیگی۔ ۲۴ فروری کو احتجاجی مظاہرہ، ۲ مارچ کو ریلی، اے پی سی اور علماء کنونشن ہوگا: پروفیسر عبدالغفور۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۴/ فروری ۲۰۰۸ء)

● ملک بھر میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف مظاہرے یورپی مصنوعات کے مکمل بائیکاٹ اور سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ، مغرب دوہرا معیار اختیار کر رہا ہے، ایک طرف انسانی حقوق کی بات اور دوسری جانب مسلم ممالک کو نقصان پہنچا رہا ہے، پروفیسر عبدالغفور، مختی و دیگر کا خطاب، سنی تحریک کے تحت مظاہرے میں یورپی ممالک کے خلاف زبردست نعرے بازی، ڈنمارک سمیت مغربی ممالک کا بائیکاٹ کیا جائے: ثروت اعجاز، قاری خلیل و دیگر۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲۵/ فروری ۲۰۰۸ء)

● خاکوں کی اشاعت پر ڈنمارک کا معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے: مجلس تحفظ ختم نبوت، ٹھوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے، مفتی ابوہریرہ، مسلمانوں کے لئے کھلا چیلنج ہے: شاہ تراب الحق۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۶/ فروری ۲۰۰۸ء)

● خاکوں کی اشاعت پر ڈنمارک کا معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے: مولانا سعید احمد جلال پوری، او آئی سی توہین رسالت کے مرتکب ممالک کے خلاف بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ درج کرائے، مولانا محمد اکرم طوفانی۔ (روزنامہ اسلام، ۲۶/ فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کیخلاف ملک گیر مظاہرے جمعہ کو یوم احتجاج منانے کا اعلان، ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام پریس کلب کے باہر احتجاج، ڈنمارک حکومت معافی مانگے، نواز شریف معاملہ پارلیمنٹ میں اٹھائیں، سرفراز نعیمی و دیگر، ۲۹/ فروری کو یوم احتجاج منائیں گے، تنظیم اہلسنت، اقدام امت مسلمہ کے خلاف سازش ہے، اقوام متحدہ نوٹس لے: مذہبی و سیاسی رہنما۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲۶/ فروری ۲۰۰۸ء)

● گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر ڈنمارک کیخلاف سینیٹ میں مذمتی قرارداد منظور، توہین آمیز حرکات کی مذمت اور تدارک کیلئے حکومت دیگر اسلامی ممالک سے مل کر سفارتی کوششیں کرے، دیگر مسلم ممالک پر زور ڈالا جائے، مغرب کی طرف سے ایسی حرکات سوچی سمجھی سازش کے تحت ہیں، قوموں کے آپس میں ٹکراؤ کا خطرہ ہے، سینیٹ کی شدید الفاظ میں مذمت۔ (روزنامہ اسلام، ۲۷/ فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کیخلاف احتجاج جاری کئی شہروں میں مظاہرے، ریلیاں۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲۷/ فروری ۲۰۰۸ء)

● جے یو آئی سکھر کا ڈنمارک سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ، یہود و نصاریٰ نے اس قسم کی ناپاک جسارت بند نہ کی تو کارکن سروں پر کفن باندھ کر نکلیں گے۔ (روزنامہ اسلام، ۲۷/ فروری ۲۰۰۸ء)

● سوڈان میں ڈنمارک کیخلاف ہزاروں افراد کا احتجاجی مظاہرہ، مسلم دنیا ڈینش حکومت کا مکمل بائیکاٹ کرے، سوڈانی صدر۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۷/ فروری ۲۰۰۸ء)

● مسلم ممالک خاکوں کی اشاعت کا فوری نوٹس لیں: حسین مختی، خاکوں کی اشاعت کا معاملہ انتہائی سنگین ہے، مسلمان اسے کسی بھی قیمت پر نظر انداز نہیں کر سکتے، حافظ نعیم الرحمٰن۔ (روزنامہ اسلام، ۲۸/ فروری ۲۰۰۸ء)

● گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر مظاہرے جاری، ڈنمارک کے جھنڈے نذر آتش، حافظ آباد میں سنی تحریک کی ریلی، عالمی تنظیم اہلسنت کل جی ٹی ایس چوک گجرات میں مظاہرہ کرے گی، جماعۃ الدعوۃ نے خاکوں کے خلاف احتجاج کو منظم کرنے کے لئے مذہبی، سیاسی جماعتوں سے رابطے کر لئے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۲۸/ فروری ۲۰۰۸ء)

● خرطوم میں لاکھوں افراد کا مظاہرہ، مسلمان ڈنمارک کا مکمل بائیکاٹ کریں، سوڈان۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۸/ فروری ۲۰۰۸ء)

● اسلامی نظریاتی کونسل کا اجلاس، توہین آمیز خاکوں پر اظہار تشویش، مغرب عالمی امن اور تہذیبوں کے درمیان مفاہمت پر کاری ضرب لگا رہا ہے: ارکان کونسل۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۸/ فروری ۲۰۰۸ء)

● گستاخانہ خاکوں کے خلاف ملک بھر میں مذہبی جماعتوں کا یوم احتجاج، لاہور، آزاد کشمیر، پشاور، مردان، کوئٹہ، گوجرانوالہ، ملتان، گجرات و دیگر شہروں میں

ختم نبوت کانفرنس میں قادیانی کا قبول اسلام

یکم فروری ۲۰۰۸ء، جامع مسجد سیدنا اکبر جوئیاں ضلع سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس سے مولانا محمد عارف ندیم، مولانا محمد شفیق ڈوگر، مولانا بشیر احمد قاسمی اور دیگر مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت پر سامعین کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا اور ڈنمارک کے اخبارات کے گستاخانہ اقدام کی بھرپور مذمت کی، اس موقع پر طیب غفور ولد غفور احمد ساکن پنڈی بھاگو عمر ۲۵ سال نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔ طیب غفور نے مرزا غلام احمد قادیانی کو تمام دعاوی میں کذاب قرار دیا اور مجمع عام میں اعلان کیا کہ میں حضرت مہدی کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آسمانی اور نزول پر ایمان لاتا ہوں۔ حاضرین نے بہت مسرت کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو استقامت نصیب فرمائے۔

مظاہرے۔(روزنامہ امت کراچی، یکم مارچ ۲۰۰۸ء)

● ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر سینیٹ کا اظہار تشویش، پشاور میں احتجاجی مظاہرہ، توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے تمام ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں، طلباء یونین، توہین آمیز خاکوں کی شدید مذمت، معاملہ قائمہ کمیٹی برائے امور خارجہ کے سپرد، خاکوں سے مسلمانوں کے جذبات کی توہین کی گئی۔(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲۹/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت یہودی سازش ہے، تنویر اسدی، اندرون سندھ چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں مظاہرے، ڈنمارک کے اخبارات کی مذمت، آزادی اظہار کے نام پر امت مسلمہ کی دل آزاری برداشت نہیں کریں گے: طفیل احمد خان۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲۹/فروری ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف ملک بھر میں بھرپور مظاہرے اور ریلیاں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، مجلس احرار اسلام اور جماعت اسلامی کی اپیل پر ملک بھر میں مظاہرے، ریلیاں اور شٹر ڈاؤن ہڑتال، انسانی حقوق کے علمبردار مسلمانوں کے حقوق کے وقت کہاں غائب ہوجاتے ہیں؟ مسلمان ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر۔(روزنامہ اسلام کراچی، یکم مارچ ۲۰۰۸ء)

● تحفظ ناموس رسالت کیلئے سب کچھ قربان کردیں گے: مولانا محمد اکرم طوفانی۔(روزنامہ جنگ کراچی، یکم مارچ ۲۰۰۸ء)

● گستاخان رسول سے نمٹنے کے لئے مظاہرے نہیں مناظرے ہونے چاہئیں: عامر لیاقت، غیر مسلموں کے اذہان میں موجود زہر کیلئے مکالمہ ہی تریاق ثابت ہوسکتا ہے، اجتماع سے خطاب۔ (روزنامہ جنگ کراچی، یکم مارچ ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف مذہبی جماعتوں کے ملک گیر احتجاجی مظاہرے، امت مسلمہ متحد ہوکر جذبۂ ایمانی کا مظاہرہ کرے، جماعت اسلامی، جے یو آئی، جے یو پی و دیگر مذہبی جماعتوں کے کراچی میں مظاہرے، مذمتی قرارداد منظور، مغربی ممالک باز نہ آئے تو ان کے خلاف جہاد کا اعلان کریں گے: مولانا عبدالغفور ندیم، گستاخ ممالک کے تمام سفارت کاروں کو ملک بدر کیا جائے: شاہ فرید الحق۔(روزنامہ جنگ کراچی یکم مارچ ۲۰۰۸ء)

● ڈنمارک سے سفارتی تعلقات ختم کرکے اشیاء کی درآمد بند کی جائے، اندرون سندھ مظاہرے احتجاجی اجتماعات، نبی پاکؐ کے غلام اپنے آقا ومولیٰ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتے، تحفظ عظمت مصطفیٰ کے لئے امت مسلمہ متحد ہوجائے، مولانا نذر سعیدی۔(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲/مارچ ۲۰۰۸ء)

● ناموس رسالت پر کوئی کمپرومائز نہیں ہوسکتا ووٹ کی طاقت سے خاموش انقلاب آیا ۷۳ء کا آئین بحال کریں گے، نواز شریف، توہین آمیز خاکوں جیسے مکروہ کام کا محاسبہ ہونا چاہئے، جامعہ نعیمیہ میں سیمینار سے خطاب۔(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۳/مارچ ۲۰۰۸ء)

● ڈنمارک اور جرمنی سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں: مولانا محمد نذر عثمانی، حکومت پاکستان اور دیگر مسلم حکومتیں تماشائی کا کردار ادا کررہی ہیں، مجلس تحفظ ختم نبوت۔(روزنامہ اسلام، ۲/مارچ ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف جماعت اسلامی کی احتجاجی ریلی، ڈنمارک سے سفارتی تعلقات ختم کرکے اپنے سفیر کو وہاں سے واپس بلایا جائے، پروفیسر غفور احمد، اسداللہ بھٹو، حسین محنتی و دیگر کا خطاب۔(روزنامہ اسلام کراچی، ۳/مارچ ۲۰۰۸ء)

● نوابشاہ میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کیخلاف احتجاجی مظاہرہ، خاکوں کی اشاعت پر دنیا بھر میں مسلمان سراپا احتجاج ہیں، سرور احمد قریشی، ڈنمارک کے سفیر کو ملک بدر کرکے ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، رہنما جماعت اسلامی۔(روزنامہ اسلام کراچی، ۳/مارچ ۲۰۰۸ء)

● افغانستان میں ہزاروں افراد کا ڈنمارک اور ہالینڈ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ، توہین رسالت کے مرتکب افراد کو کسی صورت معاف نہیں کرسکتے، افغان حکومت کردار ادا کرے، مقررین کا خطاب۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۳/مارچ ۲۰۰۸ء)

● ٹنڈو آدم میں تحفظ ناموس رسالت کنونشن و تعزیتی جلسہ آج ہوگا، صدارت علامہ احمد میاں حمادی اور خصوصی خطاب مولانا محمد اکرم طوفانی کریں گے، جلسہ عصر کے بعد شروع ہوگا۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۳/مارچ ۲۰۰۸ء)

● توہین آمیز خاکوں کیخلاف جماعت اسلامی کی ناموس مصطفیٰ ریلی، ہزاروں شرکا کا ڈنمارک سے سفارتی تعلقات توڑنے کا مطالبہ، انتخابات جیتنے والی جماعتوں کی خاموشی افسوسناک ہے، پروفیسر غفور و دیگر کا خطاب۔(روزنامہ امت کراچی، ۳/مارچ ۲۰۰۸ء)

● گستاخ ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ مولانا زاہد الراشدی، او آئی سی عالمی سطح پر لائحہ عمل طے کرے: پاکستان شریعت کونسل گوجرانوالہ۔

دعائے صحت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے ترجمان حافظ محمد فرقان انصاری کے بڑے بھائی محمد عمران انصاری اور مجلس کے سینئر کارکن ماسٹر عبدالشکور جمالی جو کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں ان دونوں حضرات کے لئے تمام مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور علماء وزعماء اور اہل اللہ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

مولانا محمد اعجاز

تبصرۂ کتب

المنتخب من الاحادیث النبویۃ

مرتب: مولانا سیّد خلیق ساجد بخاری، صفحات: ۱۰۵۶، قیمت: ۲۰۰ روپے، ناشر: منشورات قلم، اردو بازار لاہور۔

اسلام چونکہ آخری دین ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک آنے والی انسانیت کا نبی، رسول، ہادی اور راہنما بنا کر بھیجا گیا ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی ضرورت کے ہر پہلو کی مکمل وضاحت اور تشریح اپنے قول، فعل اور عمل سے فرمادی ہے، جس کا دوسرا نام سنت اور حدیث ہے اور جس کو صحابہ کرامؓ نے اپنے عمل سے محفوظ اور زندہ رکھا۔ ان کے بعد محدثین اور علماء نے اپنے اپنے ذوق، انداز اور شرائط کے تحت ان احادیث کو تخریج اور جمع کیا اور آج تک الحمدللہ یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ پیش نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے جو ایمانیات، عبادات اور معاشرتی پہلوؤں پر منتخب احادیث کا مجموعہ ہے، جس میں موضوع ومضمون کے اعتبار سے مختصر احادیث کے عربی متن اور ترجمہ کا مکمل حوالہ کے ساتھ انتخاب کیا گیا ہے، فہرست میں اجمالاً گیارہ عنوانات قائم کئے گئے ہیں: عقائد، فضائل و مسائل، عبادات واحکامات، معاصی وبُرائی، تعزیر و تادیب، معاشرت، حقوق، فطری تقاضے، فطرت، معاملات اور متفرقات۔

مرتب نے پیش لفظ میں لکھا ہے: ”بعض ایسی روایات بھی ملیں گی جو مسائل فقہیہ کے معارض ہیں، اس لئے ہر بات واضح رہنی چاہئے کہ انتخاب حدیث ہے اور اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ اس پاکیزہ ہستی کی زندگی کا نقشہ ہمارے سامنے آجائے، مسائل فقہیہ کی تشریح اور احادیث مختلفہ کی تطبیق وترجیح اس کا موضوع نہیں ہے، اس لئے اختلافی مسائل فقہیہ میں اس کتاب کو اپنے عمل کے لئے سند بنانا صحیح نہیں ہوگا۔“

بہتر ہوتا کہ احادیث پر اعراب کا اہتمام کیا جاتا تاکہ عربی سے ناآشنا حضرات کے لئے ان کا پڑھنا آسان ہوتا۔ احادیث کا یہ منتخب مجموعہ ہر لائبریری اور ہر گھر کی ضرورت ہے۔ کتاب ماشاءاللہ ہر اعتبار سے عمدہ، خوبصورت اور قابل قدر ہے، امید ہے کہ حدیث کا ذوق رکھنے والے حضرات اس کی قدر دانی فرمائیں گے۔

عذاب قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم

مرتب: مولانا ابواحمد نور محمد تونسوی، صفحات: ۱۲۸، قیمت: درج نہیں، ناشر: مکتبہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ تحصیل لیاقت پور۔

مولانا ابواحمد نور محمد تونسوی مدظلہ کی شخصیت علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو باطل نظریات کی تردید اور مسلک دیوبند کی حفاظت اور دفاع کے لئے بطور خاص منتخب فرمایا ہے، منکرین حیات انبیاء کے عقائد، نظریات اور دلائل و شبہات کے ابطال اور تردید میں آپ مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے شعلہ بار قلم کی برکت سے ۲۰ سے زائد کتب اور بیسیوں مضامین ومقالات منصۂ شہود پر آچکے ہیں، جن میں سے قبر کی زندگی، اسلام کے نام پر ہوا پرستی، منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں سرفہرست ہیں۔

پیش نظر کتابچہ جیسا کے نام سے ظاہر ہے یہ ایک استفتاء ہے کہ: ”جو مسجد کا امام عذاب قبر کی صحیح صورت پر یقین نہیں رکھتا بلکہ وہ قبر کی کوئی اور صورت تجویز کرتا ہے، ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟“ اس سوال کے جواب میں ملک بھر کے ۲۰ سے زائد بڑے مدارس اور جامعات کے دارالافتاء سے موصول ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ یہ کتابچہ اپنے موضوع پر ایک بہترین دستاویز ہے جو ہر لائبریری بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ امید ہے باذوق اہل علم اس کی پذیرائی میں بخل سے کام نہیں لیں گے۔

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

صاحبِ قابَ قوسین

پروفیسر اقبال عظیم

جہاں خواب گاہِ شہِ دوسرا ہو وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
کہاں میں کہاں یہ مدینے کی گلیاں یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

محمدؐ کی عظمت کو کیا پوچھتے ہو کہ وہ صاحبِ قابَ قوسین ٹھہرے
بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپا لے جو دشمن کو سینے سے اپنے لگا لے
اسے اور کیا نام دے گا زمانہ وہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

شفاعت قیامت کی تابع نہیں ہے یہ چشمہ تو روزِ ازل سے ہے جاری
خطا کار بندوں پہ لطف مسلسل شفاعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

قیامت کا اک دن معین ہے لیکن ہمارے لئے ہر نفس ہے قیامت
مدینے سے ہم جاں نثاروں کی دوری قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

تم اقبالؔ یہ نعت کہہ تو رہے ہو مگر یہ بھی سوچا کہ کیا کر رہے ہو
کہاں تم کہاں مدحِ ممدوحِ یزداں یہ جرأت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

بقیہ: اداریہ

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جن کے ہاں عزت وناموس نام کی کسی شئی کا تصور نہ ہو، جو دین ومذہب سے ناآشنا ہوں، جن کی لغت میں غیرت وحمیت نام کا کوئی لفظ نہ ہو، جن کے ہاں ماں، بہن، بیٹی، اور باپ، بیٹے کا کوئی امتیاز نہ ہو، جہاں جانوروں کی طرح سر عام جنسی ملاپ ہوتے ہوں، جہاں بیٹی باپ کے سامنے بیٹا ماں کے سامنے شوہر بیوی کے سامنے اور بیوی شوہر کے سامنے شہوت رانی کرتے ہوں، وہ اللہ اور رسول کی کیا قدر ومنزلت جانیں گے؟ ان کو کسی کے دینی، ملی جذبات کی کیا قدر وقیمت ہوگی؟ وہ یہ کیسے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے عمل سے کسی کو اذیت وتکلیف ہوسکتی ہے؟ کسی کتے اور خنزیر نے بھی کسی کی عزت وعظمت یا دینی اور ملی جذبات کا خیال رکھا ہے کہ یہ کتا نسل، ہمارے آقا ومحبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا خیال رکھیں گے؟ یا اسی طرح ان کو مسلمانوں کے جذبات اور محبت وعقیدت کا پاس ہوگا؟ نہیں، قطعاً نہیں، جس طرح مسلمانوں نے آج سے دو سال قبل ان بدباطنوں کے خلاف بھرپور احتجاج کیا تھا اور ان سے تجارتی وصنعتی بائیکاٹ کر کے ان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا، اگر مسلمان اپنے اس عہد اور انداز پر قائم رہتے تو ان کو دوبارہ بھونکنے کی جرأت نہ ہوتی۔

بہرحال امت مسلمہ، مسلمانانِ عالم اور اربابِ اقتدار پر لازم ہے کہ ان گستاخانِ رسالت کے خلاف ممکنہ حد تک اعلانِ جنگ کریں، ایسے ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کر دیں، ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، ان سے احتجاج کریں، او آئی سی، اقوام متحدہ، دوسری مسلم وغیر مسلم تنظیموں اور ہیومن رائٹس کے ذریعہ ان پر دباؤ ڈلوائیں، غرض یہ کہ ہر اعتبار سے ان کا ناطقہ بند کرنے کی کوشش کریں۔

اب بھی وقت نہیں گیا، آج بھی مسلمان عہد کرلیں کہ جب تک یہ ملعون اپنی روش سے باز نہیں آجاتے اس وقت تک ہم ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر کسی ملعون یورپی ملک کی مصنوعات کو استعمال نہیں کریں گے، بلکہ ان سے لین دین اور تجارت نہیں کریں گے تو ان کا دماغ درست ہو جائے گا۔

بلاشبہ اگر اربابِ اقتدار کو ملک وقوم، دین ومذہب اور نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی تعلق ہے تو انہیں اس سازش کا احساس وادراک کرتے ہوئے اس کو ناکام بنانا چاہئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی دلی وابستگی کا ثبوت دینا چاہئے، اگر مسلمان ایسا نہیں کر سکتے تو امام مالک رحمہ اللہ کے بقول انہیں زندہ رہنے کا حق نہیں، کیونکہ:

''مابقاء الأمة بعد شتم نبیها۔''   (احسن البیان فی تحقیق مسئلۃ الکفر والایمان، ص:۶۰)

ترجمہ:... ''اس امت کی کیا زندگی اور کیا جینا ہے؟ کہ جس کے نبی پر گالیاں پڑتی ہوں...''

ایک مسلمان کی حیثیت سے ان گستاخانِ نبوت اور شاتمین رسالت کے خلاف ہمارے جذبات اور ہماری کم از کم جدوجہد کیا ہونی چاہئے؟ اس کے لئے خانقاہ رائے پور کے گلِ سرسبد، امام اولیا، حضرت اقدس سیّد انور حسین نفیس شاہ الحسینی نور اللہ مرقدہ، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا درج ذیل ارشاد ہمارے دل کی آواز ہے، حضرتؒ فرمایا کرتے تھے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی جسارت کرنے والے یورپی اخبارات کے ذمہ داران صرف اور صرف قتل کے لائق ہیں، اس کے علاوہ ان کا کوئی علاج نہیں، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت عطا کی ہوتی تو میرا طرز عمل یہی ہوتا، کسی بھی طریقے سے احتجاج میں شرکت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا جذباتی انداز ہے، اس لئے احتجاجی مظاہروں میں شرکت بھی سعادت ہے، مگر احتجاج پُرامن ہونا چاہئے۔''

اس لئے ہر مسلمان کو اپنی استعداد وحیثیت کے مطابق سعی وکوشش کر کے تحریک تحفظ ناموسِ رسالت میں بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے، یوں محبت نبویؐ کا اظہار اور شفاعت نبویؐ کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سالِ نو کی پہلی سہ ماہی میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ضلعی وعلاقائی ختم نبوت کانفرنسیں

۱:۔ ۶،۷؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، رحیم یارخان اور ضلع بھر کا تبلیغی دورہ۔

۲:۔ ۸؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ

۳:۔ ۹؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، محراب پور

۴:۔ ۱۰؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، گمبٹ

۵:۔ ۱۱؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، سکھر

۶:۔ ۱۲؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، پنوں عاقل

۷:۔ ۱۳؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، گھوٹکی

۸:۔ ۱۶؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، بہاولنگر

۹:۔ ۱۷؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، وہاڑی

۱۰:۔ ۱۸؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، خانیوال

۱۱:۔ ۱۹؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، ساہیوال

۱۲:۔ ۲۰؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، پاکپتن

۱۳:۔ ۲۱؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، اوکاڑہ

۱۴:۔ ۲۲؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، جھنگ

۱۵:۔ ۲۳؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، خوشاب

۱۶:۔ ۲۴؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، میانوالی

۱۷:۔ ۲۵؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، بھکر

۱۸:۔ ۲۶؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، لیہ

۱۹:۔ ۲۷؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، چنیوٹ

۲۰:۔ ۲۸؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، دن کو چناب نگر، رات کو فیصل آباد

۲۱:۔ ۲۹؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، شیخوپورہ

۲۲:۔ ۳۰؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، لاہور

۲۳:۔ ۳۱؍مارچ ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ

۲۴:۔ یکم؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، نارووال

۲۵:۔ ۲؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، گوجرانوالہ

۲۶:۔ ۳؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، دن کو بھمبر، رات کو گجرات

۲۷:۔ ۴؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، دن کو منڈی بہاءالدین، رات کو چکوال

۲۸:۔ ۵؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، حافظ آباد

۲۹:۔ ۶؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، چیچہ وطنی

۳۰:۔ ۷؍اپریل ختم نبوت کانفرنس، ملتان

مقامی علماء کرام ومرکزی رہنما خطاب فرمائیں گے۔

تمام مسلمانوں اور جماعتی احباب ان کانفرنسوں میں بھرپور شرکت فرما کر انہیں کامیاب فرمائیں۔

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

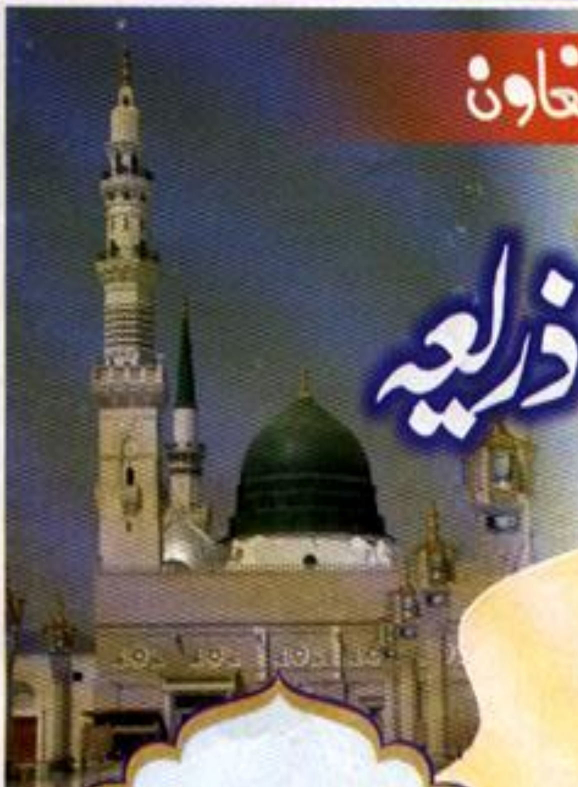

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقاتِ جاریہ
میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دیجیے

نوٹ
مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دینے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ